REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA ATNO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
وعلی عبدہ المسیح الموعود
RSGD. NO. P/GDP-3.

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ
بدر
قادیان

شمارہ
۳۵

شرح چندہ
سالانہ ۴۵ روپے
ششماہی ۲۳ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۶۰ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ

ایڈیٹر:- محمد انور
نائب:- محمد فضل اللہ

THE WEEKLY "BADR" QADIAN. 143516

۴ محرم ۱۴۰۸ ہجری | ۲۷ ظہور ۱۳۶۶ ہش | ۲۷ اگست ۱۹۸۷ ء

2628
Dr Major Zaheeruddin Khan sb
A.M.C. Commond Hospital
Sec:- 12
U.T. CHANDIGARH - 160012

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۲ ظہور / اگست، سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ہفتہ رواں اشاعت کے دوران لندن سے بذریعہ ڈاک ملنے والی اطلاعات کے مطابق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیریت و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔ احباب کرام التزام کے ساتھ اپنے محبوب آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

● محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان جلسہ سالانہ برطانیہ کے بعد ہنوز لندن میں ہی قیام فرما ہیں۔ ماہ ستمبر کے پہلے ہفتہ میں آپ کی دارالامان میں واپسی متوقع ہے۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو اور بخیر و عافیت مرکز سلسلہ میں واپس لائے۔ آمین۔ — مقامی طور پر محترمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور جملہ درویشان صاحبان جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۸۷ء کے ایمان افروز کوائف

پہلے اور دوسرے روز احباب و مستورات سے حضور ایدہ اللہ کے بصیرت افروز خطابات کا ملخص

محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ یادگیر و صدر صوبائی منصوبہ بندی تبلیغی کمیٹی کرناٹک تحریر فرماتے ہیں کہ آج بتاریخ ۸ اگست ۸ بجے بوقت دوپہر محترم پریس سیکرٹری جماعت لندن کی جانب سے بذریعہ فون ملنے والی تفصیلی رپورٹ کے مطابق جماعت احمدیہ برطانیہ کے بائیسویں جلسہ سالانہ کا آغاز ۳۱ جولائی ۱۹۸۷ء کو بمقام اسلام آباد (ٹلفورڈ) سرے، لندن میں ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ٹھیک ڈیڑھ بجے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس میں حضور نے پاکستانی احمدی احباب اور اسیرانِ راہِ مولیٰ کے اپنے ہاتھ کے لکھے ہوئے خطوط کی روشنی میں بتایا کہ کس طرح حکومت پاکستان جماعت احمدیہ کے افراد کو محض کلمہ طیبہ اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اور الیس اللہ بکافٍ عبدہ کے پاک اور مقدس کلمات استعمال کرنے کے جرم میں گرفتار کر کے ان کو زد و کوب کر رہی ہے اور طرح طرح کے مظالم کا نشانہ بنا رہی ہے لیکن اس کے باوجود ان اسیرانِ راہِ مولیٰ کے حوصلے نہایت بلند ہیں اور وہ کلمہ طیبہ کی خاطر ہر قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔ اسی سلسلے میں حضور انور نے مکرم جہانگیر جویا صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ ضلع خوشاب کا خط پڑھ کر سنایا جس میں بتایا گیا کہ انہیں اور ان کے ساتھ مزید آٹھ احمدیوں کو مسجد احمدیہ خوشاب پر کلمہ طیبہ لکھنے کے جرم میں گرفتار کیا گیا ان آٹھ احمدیوں میں ایک تیرہ سالہ بچہ بھی ہے۔ ایک بہت عمر رسیدہ بزرگ بھی ہیں۔ ان سب کو جسمانی سزائیں دی گئیں لیکن انہوں نے لکھا ہے کہ انشاء اللہ ہم کلمہ طیبہ لکھتے چلے جائیں گے۔ اور ان جگہوں پر جو کلمہ طیبہ کو سیاہی سے مٹانے کی وجہ سے سیاہ ہو چکی ہیں ہم سفید رنگ سے کلمہ طیبہ لکھیں گے۔ اس پاک جرم میں احمدی مردوں کے ساتھ ساتھ اب احمدی عورتیں بھی جیلوں میں جانے کے لئے تیار بیٹھی ہیں۔ حضور انور نے یہ واقعات بتا کر ساری جماعت کو اپنے مظلوم بھائیوں کے لئے دعا کی تحریک کی اور فرمایا کہ ہمیں صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی مدد پر بھروسہ ہے۔ تاہم جلسہ کے شرکاء کو چاہیئے کہ واپس جا کر اپنے اپنے ماحول میں پاکستان کے مظلوم احمدیوں پر ہونے والے مظالم اور ان کے عظیم صبر و حوصلے کا تذکرہ ضرور کرتے رہیں۔ اس سے ساری جماعت کو ایمان کی تازگی، دل کی پاکیزگی اور دین سے محبت حاصل ہو گی۔ حضور انور نے سامعین کو یہ بھی بتایا کہ کسی نامعلوم وجہ کی بناء پر پاکستان کے برطانوی سفارت خانہ نے بہت سے احمدیوں کو انگلستان کا ویزا نہیں دیا جس کی وجہ سے جلسہ کی حاضری پر بہت اثر پڑا۔ لیکن ہمیں اُن سے شکوے کا حق نہیں کیونکہ ہمارے اپنے بھائی ہم سے اس سے بڑھ کر ناانصافی کر رہے ہیں۔ ہمیں تو اُن کا شکریہ بھی ادا کرنا چاہیئے کہ انہوں نے باوجود غیر مذہب ہونے کے ہمیں اپنے مذہبی جلسہ کے لئے یہاں جمع ہونے کی اجازت دی ہوئی ہے۔

جلسہ سالانہ کا پہلا اجلاس اور افتتاحی خطاب

نماز جمعہ کے بعد حسب پروگرام جلسہ سالانہ برطانیہ کا پہلا اجلاس منعقد ہوا جس میں افتتاحی خطاب فرماتے ہوئے حضور انور نے قرآن کریم کی متعدد آیات کی روشنی میں بتایا کہ اسلام دوسرے مذاہب کا ذکر نہایت عزت و احترام کے ساتھ کرتا ہے اسلامی تعلیم کی رُو سے ایک مسلمان اُس وقت تک سچا ایمان نہیں ہو سکتا جب تک وہ تمام انبیاء پر ایمان نہ لائے۔ صرف یہی نہیں بلکہ اسلام یہ بھی بتاتا ہے کہ تم دوسروں کے جھوٹے معبودوں کو بھی بُرا بھلا مت کہو کیونکہ اگر تم اُن کے جھوٹے معبودوں کو بُرا بھلا کہو گے تو ہو سکتا ہے کہ وہ تمہارے سچے خدا کو بُرا بھلا کہیں اور اس طرح اُن کے جُرم میں تم بھی شریک سمجھے جاؤ گے۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ قرآن کریم میں دوسرے مذاہب کے ماننے والے سب لوگوں کو خراب نہیں کہا گیا ان میں سے اچھے لوگوں کی خوبیوں اور بُرے لوگوں کی بُرائیوں کا علیحدہ علیحدہ ذکر کیا گیا ہے۔ اور یہ اسلام کی وہ عظیم خوبی ہے جو دنیا کے کسی اور مذہب میں پائی نہیں جاتی۔ دوسرے مذاہب کی کتب مقدسہ میں یا تو غیر مذاہب کا ذکر ہی نہیں یا بُرے رنگ میں ذکر ہے۔ حضور انور نے جماعت احمدیہ کے احباب کو نصیحت فرمائی کہ وہ اسلام کی اس حسین تعلیم پر عمل پیرا ہو کر اپنے اپنے ماحول میں اچھے لوگوں کی خوبیاں تلاش کر کے انہیں اپنے اندر پیدا کریں۔ اور اُن کی بُرائیوں پر نظر رکھ کر اُن کی بدیوں سے بچیں۔ نیز فرمایا بعض لوگ مغربی اقوام کو بُرا بھلا کہنا اپنی آزادی کی علامت سمجھتے ہیں لیکن یہ ہرگز درست نہیں کیونکہ اسلام ہمیں اس کی اجازت نہیں دیتا۔ ان میں بعض ایسی خوبیاں موجود ہیں جو اسلامی تعلیم کا حصہ ہیں لیکن وہ

(باقی صفحہ نمبر ۷ پر)

" میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا "
(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان حمید ساڑی مارٹ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

"دل میں وہ بھی ہے اک گوشہ مختص و وقف ہے جو غم دوستاں کیلئے"

کلام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی درد میں ڈوبی ہوئی یہ پُرسوز تازہ نظم جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۸۷ء کے افتتاحی اجلاس میں پڑھی گئی جسے ہم مکرم عبد الماجد صاحب نمائندہ خالد و تشحیذ الاذہان لاہور نزیل لندن کے دلی شکریہ کے ساتھ ہدیہ قارئین کر رہے ہیں۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ خیراً ——— (ایڈیٹر)

(۱)

آئے وہ دن کہ ہم جن کی چاہت میں گھٹتے تھے وہ اپنی تسکین جاں کیلئے
پھر وہ چہرے ہویدا ہوئے جن کی یادیں قیامت تھیں عشق نہاں کے لئے

(۲)

جن کے اخلاص میں پیار کی ہر ادا بے نفس بے ریا دلنشیں دلربا
بے عدد ایسے جن کی آنکھوں کا ہر بت بلا ہر بلا جیسے دل عاشقاں کے لئے

(۳)

پیار کے پھول دل میں سجائے ہوئے لوریاں کی شمعیں اٹھائے ہوئے
قافلے دور دیسوں سے آئے ہیں غمزدہ اک بیابانِ آشیاں کے لئے

(۴)

جو برس کے لئے دور کی راہ سے آئے تو تمہارے قدم کیوں نہ لیں
میری ساری نگاہیں کہ جیسی منتظر اک زمانے سے ان کارواں کیلئے

(۵)

مجھ سے اے تم ہی پرستش کیا کریں اور کشادہ ترقی کی راہیں کریں
آرزوئیں جو میری ہوں دعائیں کریں، رنگ لائیں مرے میہماں کیلئے

(۶)

میرے آنسو دیں یا دم زندگی دو تم سے کریں ہر غم زندگی!
مہماں کے لئے جو دم زندگی، تو ہے امرت دی ہی بیریاں کیلئے

(۷)

لو کی شاہراہوں پر آگے بڑھو سال کے قافلے مجھوں ان کو
ہر دن بڑھے میرا غم جو ترقی کرو، قرۃ العین ہو ساربان کیلئے

(۸)

تم چلے آئے میں نے جو آواز دی تم کو مولا نے توفیق پرواز دی
ہر کہ پیا پر شکستہ جو کیا وہ گئے جو شغف جنگ دشمناں کیلئے

(۹)

میری ایسی بھی ایک داغِ غم دل پہ نقشے ہیں خون سے جو رقم!
دل میں وہ بھی ہے اک گوشہ مختص وقف ہے جو غم دوستاں کے لئے

(۱۰)

یاد آئی جب اُن کی گھٹا کی طرح، پھر گراں کا چلا نم ہوا کی طرح
بجلیاں دل پہ کڑکیں بلا کی طرح رت بنی خوب آہ و فغاں کیلئے

(۱۱)

پھر افق تا افق ایک قوسِ قزح، رنگ اور نور کا طلسم دلربا!
ان کی ہر بات پہ ہر کی انگڑائی بن کر بنی زینتِ آسماں کے لئے

(۱۲)

ہر تصور سے تصویر ابھرنے لگی، نام بن کر زباں پر اترنے لگی!
ذکر کی ہر یہ تی ایسی پیاری لگی، نطق نے میرے بوسے زباں کیلئے

(۱۳)

ان کی چاہت میرا مدعا بن گیا، میرا پیار ان کی خاطر دعا بن گیا
پھر ان کا ساتھی خدا بن گیا، وہ بنا گئے آسماں کے لئے

(۱۴)

بس کہاں ہے میرے وطن میں جہاں پا بہ زنجیر ہیں ساری آزادیاں
وہ تو اک رات ہے جو آزاد ہے، پورتی سیل لب دماں کیلئے

(۱۵)

ایسے طائر بھی ہیں جو کہ خود اپنے ہی آشیانوں کے تنکوں میں محبوس ہیں
ان کی بگڑی بنا، اے مشکل کشا، چارہ گر کچھ غم بیکساں کے لئے

(۱۶)

بن کے تسکین خود ان کے پہلو میں آ، لا دکر دے انہیں لوریاں دل ربا
دور کر بد بلا، یا بتا کتنے دن اور ہیں صبر کے امتحاں کیلئے

خدا تعالیٰ سے تعلق کا دعویٰ رکھنے والوں میں نور کے نشان ظاہر ہونے چاہئیں

جب تک آپ خدا والے بن کر نہیں دکھاتے اُس وقت تک آپ کی بات پر کوئی اعتماد نہیں کریگا

اس لئے سب سے زیادہ زور اس بات پر دیں کہ جس کے آپ نمائندے ہیں اُس کی نمائندگی کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں

اختتامی خطاب حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بر موقعہ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ یورپ بمقام (فیئر ہوسٹن (ان سپیٹ) ہالینڈ)

(فرمودہ مورخہ ۱۴ احسان (جون) ۱۳۶۶ ہش / ۱۹۸۷ء)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:
اللہ تعالیٰ کا بے حد احسان ہے اور جتنا بھی اُس کا شکر کیا جائے کم ہے کہ اُس نے اپنے فضل اور رحم کے ساتھ ہمیں بڑی کامیابی کے ساتھ ہالینڈ کا یہ

پہلا یورپین اجتماع

منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ یعنی یورپ کے خدام الاحمدیہ کا یورپین اجتماع۔ شروع میں ناتجربہ کاری کی وجہ سے اور اس وجہ سے کہ ہالینڈ کی جماعت ابھی چھوٹی ہے۔ اور جو خدام یہاں تھے وہ بھی زیادہ تربیت یافتہ نہ تھے۔ اس لئے مہمانوں کو کچھ دقت پیش آئی۔ خصوصاً رہائش کے انتظام میں۔ پہلی رات آنے والے مہمانوں نے بہت تکلیف اٹھائی۔ لیکن خندہ پیشانی سے اُسے برداشت کیا۔ اور جہاں تک ممکن ہو سکا۔ اُس وقت تمام مقامی خدام نے اور میزبانوں نے جہاں جہاں بھی جگہ مناسب مل سکی۔ ان کو مہیا کرنے کی کوشش کی۔ لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ کہ جماعت چھوٹی ہے ابھی اس لئے اس اجتماع کی کامیابی ..... میزبان اور مہمان کا فرق بالکل اُٹھ گیا تھا۔ اور بعض صورتوں میں تو ہالینڈ کی جماعت مہمان بن گئی تھی اور آنے والے میزبان بنے ہوئے تھے۔ مثلاً کھانے کے انتظام میں انگلستان کا جو وفد آیا تھا اُس نے بہت ہی محنت کے ساتھ اور بڑی مہارت کے ساتھ مہمانوں کا کھانا تیار کیا۔ اور انہوں نے جو اپنے مہمانوں پر حسن ظنی رکھی آنے والے مہمانوں نے اور مقامی مہمانوں نے اُس حسن ظنی کو بھی پورا کر دکھایا۔ اگرچہ اُن کو بتایا گیا تھا کہ ۵۰۰ مہمان ہوں گے۔ لیکن حسن ظنی کرتے ہوئے کہ ۵۰۰ مہمان کم از کم ۷۰۰ کا کھانا کھا جائیں گے۔ انہوں نے ۷۰۰ کا کھانا تیار کیا۔ خدا کے فضل سے کوئی کھانا ضائع نہیں گیا۔ اس لئے میں نہیں کہہ سکتا کہ اگر ۸۰۰ کا پکاتے .....

ان اجتماعات کا مقصد خالصتاً دینی ہے

اور اگرچہ کھیلوں وغیرہ کا انتظام بھی کیا جاتا ہے۔ عام علمی مقابلے بھی ہوتے ہیں۔ لیکن آخری مقصد دینی ہی ہے۔ ان قوموں میں جن میں ہم آکر کچھ عرصے آباد ہوئے ہیں۔ کچھ ہمیں سے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے ساتھ ہمیں سعید روحیں عطا کی ہیں۔ ان میں اسلام ابھی بالکل نیا ہے۔ اسلام ان معنوں میں نیا ہے جن معنوں میں جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے۔ یعنی حسن و احسان کا سرچشمہ۔ ایک ایسا اسلام جو کامل حسن رکھتا ہو۔ اور کامل طور پر اپنے متبعین کو حسین بنانے کی طاقت بھی رکھتا ہو۔ یہ اسلام ان لوگوں کے لئے بالکل نیا ہے۔ وہ اسلام جس سے یہ متعارف ہیں وہ اسلام کی صدیوں سے بگڑی ہوئی صورت ہے۔ جسے بگاڑنے میں بدقسمتی سے خود مسلمانوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور کچھ بدقسمتی سے ان کے علماء نے جو مستشرقین کہلاتے تھے۔ ایک افسوسناک کردار ادا کیا۔ انہوں نے اپنی کتب میں اپنے لٹریچر میں اپنی اخبارات میں ہر قسم کے علمی ذرائع اختیار کرتے ہوئے پہلے ہی سے ان کو اسلام سے بہت حد تک بدظن کر رکھا تھا۔ اور بالکل غلط شکل اسلام کی بنا کر ان کے سامنے پیش کی ہوئی تھی۔ جس کی وجہ سے جب بعد ازاں اس نئے دور میں بعض اسلامی ممالک کی طرف سے یا بعض اسلامی تحریکات کی طرف سے کچھ اس سے ملتی جلتی حرکتیں ہونی شروع ہوئیں۔ جو تصویر ان کے علماء نے ان کے سامنے پہلے ہی کھینچ رکھی تھی تو انہوں نے کامل طور پر یقین کر لیا کہ جو ہمارے بڑے لوگ ہمارے صاحب علم کہا کرتے تھے وہ درست بات تھی۔ اور اسلام ایک جبر کا اور ایک استبداد کا مذہب ہے۔ اسلام تلوار کے زور سے دلوں کو جیتنے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اسلام قوت بازو سے غیروں کو ختم کرنے کے لئے پیدا ہوا ہے۔ اور اسلام انسانیت کو تاریک ماضی کی طرف لوٹانے کے لئے آیا ہے۔ اسلام ظلم جبر اور فساد کی تعلیم دیتا ہے۔ غرضیکہ ہر وہ چیز اس نئی دنیا میں ماضی میں پیچھے رہ گئی تھی وہ جبر و استبداد کی تمام کہانیاں جو قصوں میں یہ سنا کرتے تھے۔ بدقسمتی سے اُن کی کوئی نہ کوئی عملی صورت

آج کی دنیا میں

بعض مسلمان ممالک نے ان کے سامنے پیش کی۔ چنانچہ ان کا اسلام کا تصور اتنا بگڑا ہوا ہے اتنا بھیانک ہے کہ بسا اوقات یہ اسلام کے نام سے بھی خوف کھاتے ہیں۔ کہ جہاں بھی اسلام داخل ہونا شروع ہوا اُس کے پیچھے فتنہ و فساد ضرور داخل ہوں گے۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ کو ان یورپین ممالک میں جہاں ابھی احمدیت پوری طرح صحیح اسلام کو متعارف نہیں کروا سکی دقتیں پیش آتی ہیں۔ جب آسٹریا میں ہم نے مشن قائم کرنے کی کوشش کی تو تقریباً ڈیڑھ دو سال حکومت کو یہ اطمینان کرنے میں لگا کہ ہم اُس قسم کے مسلمان نہیں جو خنجر کے ساتھ اور تلوار کے ساتھ اور توپ و تفنگ کے ساتھ دلوں کو جیتنے کا دعویٰ کرنے والے لوگ ہیں۔ اس قسم کے مسلمان نہیں ہیں جو معصوم انسانوں کی جانوں سے کھیل کر اپنے مقاصد حاصل کرنے کا دعویٰ

"کوئی چیز ایسی عجیب التاثیر نہیں جیسی کہ دعا ہے"
(برکات الدعا)

پیشکش: گلوب ایکسپورٹ ربر مینوفیکچررس ۱۵ ابندرا سرانی۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون: 27-0441
گرام: "GLOBEXPORT"

کرتے ہیں اور ٹیرازم کی تسلیم دیتے ہیں۔ چنانچہ بڑی لمبی تحقیق انہوں نے کی یہاں جہاں احمدیت پہلے سے پوری طرح جاگزیں ہو چکی تھی۔ اپنی جگہیں بنا چکی تھی اُن ممالک سے انہوں نے رابطے کئے اور آخر یہ تسلیم کیا کہ اگر احمدیت کو وہاں رجسٹر ہونے کی اجازت دی جائے تو اُن کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ پس

جماعت احمدیہ یہیں اسلام کو پیش کرنا چاہتی ہے

وہ قدیم ترین بھی ہے۔ اور جدید ترین بھی۔ قدیم ترین اس لئے کہ وہ اسلام حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلام ہے وہ حسین چہرہ اسلام کا جو لوگوں کو فریفتہ کر لیتا ہے جو دشمنوں کو بھی عاشق بنانے کی طاقت رکھتا ہے۔ جو انسانی طاقتوں کو رفتہ رفتہ اس طرح جلا بخشتا چلا جاتا ہے کہ انسان خواہ دنیا کے لحاظ سے کتنا ہی اعلیٰ اخلاقی مقام پر بھی فائز ہو اسلام کی برکت سے اُسے نئی رفعتیں عطا ہوتی ہیں۔ یہ وہ دعویٰ ہے جو لیکر ہم ان ممالک میں آئے ہیں اور اس دعویٰ کو اپنے اعمال سے سچا ثابت کرنا ہمارا کام ہے۔ اگر ہم یہ دعویٰ زبانی باتیں کرتے رہے۔ تو یہ خیال مت کریں کہ یہ قومیں اس زبانی دعویٰ سے دھوکہ کھا جائیں گی۔ یہ بڑے ذہین لوگ ہیں دُنیا کا وسیع تجربہ رکھتے ہیں لمبی علمی جستجو کے ذریعہ سے انہوں نے دنیا میں اپنے نظریات کو بار بار پرکھنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس فطرتی ملکہ کو بہت ہی جلا بخش دی ہے۔ جو ہر انسان کو عطا ہوتی ہے لیکن بعض لوگ اُسے بار بار استعمال کرکے اور اس میں مزید بہتری کے نقوش پیدا کرتے ہوئے اسے ایک بلند مقام تک پہنچا دیتے ہیں۔ اور وہ فطرتی ملکہ ہے۔ کسی دعویدار کے دعویٰ کو پرکھنا۔ کسی دعویدار کے دعویٰ کی پہچان کرنا۔ ان قوموں میں لمبے تجربہ کی وجہ سے یہ ملکہ خود چمک اُٹھتا ہے۔ یہ قومیں اتنے عرصہ سے ترقی یافتہ قوموں کے طور پر دُنیا کے سامنے ظاہر ہوئیں۔ اور تجارت کی قوت کے ساتھ انہوں نے تمام دنیا میں نفوذ حاصل کیا اور عروج حاصل کیا۔ اس لئے ان کے اندر پہچان کا ملکہ خاص ترقی پا چکا ہے۔ ہر چیز کو پرکھ کر جانچ کر یہ معلوم کرنے کے عادی ہو چکے ہیں کہ دعویٰ سچا بھی ہے کہ نہیں اور یہ چیز مفید بھی ہے کہ نہیں۔ پس ان کے سامنے اسلام کو پیش کرنا یعنی اس اسلام کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حسین دلکش اسلام تھا۔ دو طرح سے ہمارے لئے

بہت ہی مشکل امر ہے

اوّل یہ کہ اسلام کی پہلی تصویر جو ان کے ذہنوں پر قائم ہے۔ وہ بہت ہی بگڑی ہوئی ہے۔ اُن نقوش کو پہلے ہمیں ہٹانا ہوگا۔ دوسرے محض دعویٰ اور دلائل سے یہ آپ کی بات نہیں مانیں گے۔ دعویٰ اور دلائل کے ذریعہ تو عیسائیت نے بھی بہت لمبا عرصہ ان کے دل و دماغ پر حکومت کی ہے۔ اور آج کی نئی نسلیں اُن کے طلسم سے باہر آ رہی ہیں۔ آج کی نئی نسلوں پر وہ جادو ٹوٹ چکا ہے۔ اور وہ یہ عزم لیکر اُٹھی ہیں کہ ہم کسی نظریے اور کسی دعویٰ کو محض نظریات کی بناء پر قبول نہیں کریں گی۔ بلکہ ہمیں لازماً سچائی کو دیکھنا ہوگا۔ اور پرکھنا ہوگا۔ اور جب تک سچائی کو ہم مشہودات کی دُنیا میں اپنے سامنے دیکھ نہ لیں اور محسوس نہ کر لیں اُس وقت تک ہم اُس کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کریں گے۔ الفاظ میں تو یہ اعلان نہیں لیکن عملاً آج کا نئے دور کا یورپین نوجوان یہی اعلان کر رہا ہے گذشتہ تمام نظریات اور تہذیبی تقاضوں اور تمدنی اقدار کے خلاف وہ علم بغاوت بلند کر چکا ہے۔ ان کے سامنے جب آپ اسلام پیش کریں گے تو محض زبانی دعوؤں پر ہرگز اُسے تسلیم نہیں کریں گے۔ اگر زبانی دعوؤں سے ہی کسی مذہب کو قبول کرنا ہوتا تو عیسائیت کے قبضہ سے نکل کر یہ باہر کی طرف سفر کیوں شروع کرتے۔ جب میں کہتا ہوں کہ عیسائیت کے قبضہ سے نکل کر تو ممکن ہے کہ بہت سے یورپین عیسائی اس بات پر بُرا منائیں اور وہ یہ سمجھیں کہ یہ بات درست نہیں۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ یورپ میں جہاں جہاں بھی میں نے سفر کیا اور جہاں بھی پریس کو انٹرویوز دیئے اور صاحب علم و دانش سے ملاقاتیں کیں وہاں ان سب مذاکرات کے بعد گفت و شنید کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ وہ لوگ جو سچائی کے ساتھ اپنے معاشرے کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ وہ سب اسی نتیجے پر پہنچ چکے ہیں کہ

اب عیسائیت کا تسلط یورپین ممالک پر بے حد کمزور ہو چکا ہے

اور وہ لوگ جو نظریات کے لحاظ سے عیسائی ہیں بھی بہت تھوڑے سے ان میں سے ہیں جو فی الحقیقت کامل یقین کے ساتھ عیسائیت کے متبع ہیں اس پر پورا ایمان رکھتے ہیں۔ اور اس ایمان کو اپنے عمل میں ڈھال رہے ہیں۔ یہ روز بروز جو نئی نئی زندگی کی دلچسپیوں اور مشاغل کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے۔ نئے نئے ناچ گانوں کی قسمیں۔ نئی نئی لذت یابی کے سامان پھر تمدن اور اقدار کے خلاف بغاوت اپنی روایات کے خلاف بغاوت اپنے لباس کی طرز میں بغاوت اپنے سر کے بالوں میں ایک باغیانہ طرز کو اختیار کرنا۔ اپنے سر کے بالوں کے گچھے رنگدار کر دینا۔ اچھے بھلے لباس کو تار تار کرکے اس طرح پہننا کہ گویا پھٹا ہوا لباس ہی ان کی نمایاں شان کے مطابق ہے اور اچھا لباس اُن کی شان گرانے والا ہوگا۔ بظاہر یہ چھوٹی چھوٹی باتیں پاگل پن کی باتیں نظر آتی ہیں۔ لیکن فی الحقیقت ان کے پیچھے ان کے اندر ایک بہت گہرا شعور ہے جو کام کر رہا ہے۔ ایک بہت بڑا دُکھ ہے جس کی علامتوں کے طور پر ان سے یہ حرکتیں سرزد ہو رہی ہیں۔ ان کی بھاری اکثریت آج اپنے ماضی سے پوری طرح غیر مطمئن ہو چکی ہے۔ اپنے ماضی پر انہیں کوئی اعتماد نہیں رہا۔ اور کوئی یقین نہیں رہا۔ اور ایک بھیانک مستقبل ہے جو غیر یقینی مستقبل ہے جو اُن کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اسی طرح گھور رہا ہے جس طرح کوئی بلا کسی پر جھپٹنے کے لئے اسکو گھور رہی ہوتی ہے جو خوفناک ہتھیار اور ایسے خوفناک ہتھیار جو اگر تمام کے تمام اس دُنیا میں استعمال ہوں تو دنیا کی بھاری اکثریت کو کلیتاً صفحہ ہستی سے مٹا ڈالیں۔ بڑے بڑے ممالک کو رہائش کے قابل نہ رہنے دیں۔ جہاں وہاں ویرانیاں بسیں اور آبادیوں کا کوئی سوال باقی نہ رہے۔ ایسے خطرناک ہتھیار یہ خود ایجاد کر چکے ہیں۔ اور جانتے ہیں کہ ہماری سیاسی لیڈر شپ۔ اخلاقی قدروں کے لحاظ سے اتنی مضبوط نہیں ہے کہ ان ہتھیاروں کے معاملے میں ان پر اعتماد کیا جا سکے۔ وہ جانتے ہیں کہ کسی وقت بھی کوئی غیر ذمہ دار لیڈر ایسی حرکت کر سکتا ہے کہ اُس کے نتیجہ میں ایسی ہولناک ایٹمی ہتھیاروں کی لڑائی شروع ہو جائے۔ پس یہ

دو بلاؤں کے درمیان

پس رہے ہیں ایک ماضی سے بے اطمینانی ماضی کی ہر روایت سے بے اطمینانی۔ اور ایک مستقبل پر عدم اعتماد اور یہ یقین کہ ہماری کوئی منزل نہیں اور ہمارا کوئی رُخ نہیں۔ ان دونوں مصیبتوں کے درمیان گھر کر ان کی فطرت نے ایک بغاوت کی ہے۔ اُس بغاوت کا اظہار اسی نئی طرز کے ناچ گانے نئی طرز کے لباس۔ نئی طرز کے انداز میں ہو رہا ہے۔ جس کی ہر ادا ماضی سے بغاوت کا اعلان کر رہی ہے۔ اور مستقبل پر بے اطمینانی کا اظہار کر رہی ہے۔

یہ وہ صورت حال ہے چند گنتی کے احمدی یہ دعویٰ لیکر اُٹھے ہیں کہ ہم ان قوموں کو اطمینان بخشیں گے۔ ہم ان کے لئے دائمی سکینت لیکر آئے ہیں۔ ہم ان کی طمانیت کے سامان لیکر آئے ہیں۔ اور وہ سارے خلاء جو ان کی فطرت میں پیدا ہو کر ان کے سینوں کو ویرانے بنا رہے ہیں اُن سب خلاؤں کو نہایت ہی حسین دلکش بہاروں سے ہم نے بھرنا ہے۔ یہ دعویٰ لیکر جماعت احمدیہ کے چند نوجوان چند بوڑھے چند عورتیں۔ چند بچے ان ملکوں میں ایک نیا روحانی انقلاب پیدا کرنے میں کوشاں ہیں۔ لیکن جیسا کہ میں نے آپ کو بیان کیا ہے۔ محض یہ دعویٰ کسی کام نہیں آئے گا۔ کیونکہ دعوؤں سے یہ لوگ تھک چکے ہیں۔ بیزار ہو چکے ہیں۔ ان کو عملاً ایک تسکین بخش نظریئے کی نہیں بلکہ ایک تسکین بخش نمونے کی ضرورت ہے اس لئے

ہر وہ احمدی جو داعی الی اللہ ہونے کا دعویٰ اور کوشش کرتا ہے

یہ کہ نظریات کی دُنیا میں ان کو مطمئن کرائے کہ اسلام بہتر ہے۔ اور ان کا مذہب اسلام کے مقابلہ میں ان کے لئے کم نفع بخش ہے۔ بسا اوقات ایسا احمدی سالہا سال تک کوشش کرتا چلا جاتا ہے اور اس کو کوئی پھل نہیں لگتا کوئی شخص بھی اُس کے مضبوط دلائل کے سننے کے نتیجہ میں اُن سے مطمئن ہو کر اسلام قبول نہیں کرتا۔ اور پھر یہ داعی الی اللہ مجھے شکوہ کے خط لکھتا ہے۔ شکوہ کے نہیں تو شکایت کے کہ ہمیں کہ ہم کیا کریں؟

ہم پوری کوشش کرتے ہیں دلائل سے اپنے مدمقابل کو ہر پہلو سے شکست دے دیتے ہیں لیکن وہ اسلام کو قبول کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہوتا۔ اسکا کیا حل ہے؟ میں انہیں آج یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اپنے دعویٰ کے سامنے اپنے عمل کا سر تو خم کریں اپنے دعویٰ کو اپنے اعمال میں تو جاری کریں خود اُن دعاوی کے نتیجہ میں اپنے دل کیلئے تو تسکین کا سامان پیدا کریں نفس مطمئنہ نہیں، وہ نفس جو محض نظریوں پہ اطمینان نہیں پاتا بلکہ نظریوں کو اپنے اعمال میں ڈھال کر اُن کی صداقت کو پرکھ کر عملاً ایک جنت کی زندگی بسر کرنا شروع کر دیتا ہے۔ یہ تبدیلی اگر آپ اپنے اندر پیدا کر لیں تو پھر آپ کے دعاوی میں ایک غیر معمولی طاقت پیدا ہو جائے گی۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ ان کو خدا چاہیئے۔ لیکن اس راہ میں ان کے لئے مشکل یہ ہے کہ جس خدا کے تصور سے جس خدا پر ایمان لاکر انہوں نے زندگی کا سفر شروع کیا تھا وہ خدا ایک فرسودہ خیال خدا بن چکا ہے ایک کہانی بن گئی ہے عملاً وہ یہ سمجھتے ہیں کہ خدا ان کے لئے کچھ نہیں کر سکا۔ اس لئے آپ جب خدا کا تصور لیکر ان کے پاس آتے ہیں۔ تو خواہ یہ الفاظ میں آپ سے کہیں یا نہ کہیں لیکن ان کا ردِ عمل یہ ہوتا ہے کہ ہاں ہم نے دیکھے ہیں خداؤں والے پہلے بھی سالہا سال صدیوں تک خدا والوں نے ہم پر حکومتیں کی ہیں اور خدا کے نام پر ہمیں ہزار قسم کے دھوکوں میں مبتلا رکھا ہے۔ آج اس خدا پر ایمان لانے کے نتیجہ میں یا اُن خداؤں کی پیروی کے نتیجہ میں ہم اس حال کو پہنچے ہیں کہ دنیا کی تمام ترقیات کے باوجود ہمارا قلب، قلبِ مطمئنہ نہ بن سکا ہمارے دل کو سکون حاصل نہ ہو سکا۔ اس لئے تم کس خدا کی بات کرنے آئے ہو۔ کون خدا لیکر ہمارے پاس آئے ہو۔

یہ وہ چیلنج ہے

جو آپ کے سامنے مدمقابل بن کر کھڑا ہے اور بظاہر ہماری طاقت کے مقابل پر اس چیلنج کی طاقت بہت بڑی ہے۔ اور بہت وسیع ہے۔ اور بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ چیلنج ہمارے سارے رستے روک کر کھڑا ہے۔ اس لئے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم کس طرح اس چیلنج کو کامیابی کے ساتھ قبول کریں؟ اور اس پر غالب آئیں اس کا یہی جواب ہے جو میں پہلے بھی دے رہا ہوں۔ اب پھر اس پر مزید زور دینا چاہتا ہوں۔ اگر آپ اس دعویٰ میں سچے ہیں کہ اس کائنات کا رحمان و رحیم رب ایک خدا ہی خدا ہے جسے آپ اس دنیا میں متعارف کروانا چاہتے ہیں تو پھر اس فرضی خدا کو ایک فرضی وجود کے طور پر پیش نہ کریں۔ بلکہ ایک ایسے وجود کے طور پر پیش کریں۔ جو آپ کی ذات میں اتر آیا ہو۔ جب تک آپ خدا والے بن کر نہیں دکھاتے اُس وقت تک آپ کی بات پر کوئی اعتماد نہیں کرے گا۔ اور خدا والے بننے کے لئے عملاً خدا کی صفات کو اپنی ذات میں جاری کرنا پڑتا ہے۔ یہ تو ممکن نہیں کہ کسی انسان سے بدبو کے بھبکے اُٹھ رہے ہوں اور دعویٰ یہ کرے کہ میں عطر بناتا ہوں اور عطر کی دوکان سے باہر آرہا ہوں۔ اگر کوئی عطر بنانے کا دعویدار ہے تو کم سے کم اُس کے کپڑوں سے اس کی لمس سے خوشبو تو اُٹھے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ دعویٰ تو عطر بنانے کا ہو اور منہ کالا اور کپڑے گندے اور بدن سے سخت بدبو اُٹھ رہی ہو۔ اس لئے کوئی اس دعویدار کے دعویٰ کو قبول نہیں کرے گا۔ خدا تعالیٰ تو تمام خوشبوؤں کا منبع ہے۔ خدا تو ہر نور کا سرچشمہ ہے۔ اگر

خدا سے تعلق کا دعویٰ رکھنے والے

لوگ واقعی اپنے دعویٰ میں سچے ہوں تو اُن کے جسم میں نور کے نشان ظاہر ہونے چاہئیں اور یہی وہ دعویٰ ہے جو قرآن کریم کرتا ہے۔ فرماتا ہے نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ کہ جب مومن یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں خدا کے ساتھ تعلق جوڑ چکا ہوں۔ تو یہ دعویٰ ایک فرضی کہانی نہیں رہتی۔ بلکہ عملاً اس کا نور آگے آگے دوڑتا ہے۔ اور دنیا دیکھتی ہے کہ یہ نور کے ساتھ چل رہا ہے۔ اُن کے اندر ایک غیر معمولی تزکیہ کی قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ اُن کی باتوں میں ایک غیر معمولی طاقت بخشی جاتی ہے۔ اور ایک وزن پیدا ہو جاتا ہے۔ اُن میں اور اُن کے غیر میں ایک فرق دکھائی دینے لگتا ہے۔ دُنیا والے جب اُن پر نظر ڈالتے ہیں تو جانتے ہیں کہ اس دُنیا میں ہوتے ہوئے بھی یہ کسی اور دنیا کے لوگ ہیں۔ ان کی ہر ادا مختلف اور نرالی دکھائی دینے لگتی ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ ان کی ہر بات خلوص سے لبریز ہے۔ ان کی ہر ادا سچی ہے۔ یہ خالص ہمدردی بنی نوع انسان کی رکھتے ہیں۔ اور محض اپنا انا کے لئے نہیں اپنے نظریے کے غلبہ کے لئے نہیں بلکہ ہمیں ہلاکتوں سے بچانے کے لئے یہ پیغام دے رہے ہیں۔ اس عملی تبدیلی کے ساتھ اگر آپ ان کو خدا کی طرف بلائیں گے کہ آپ کے اندر خدائی صفات جلوے دکھانے لگی ہیں۔ خدا کے رنگ آپ پکڑ گئے ہیں تو پھر آپ دیکھیں کہ آپ کی تبلیغ میں کتنی غیر معمولی طاقت پیدا ہو جاتی ہے ہزار باتوں کے بجائے تقویٰ سے قوت پانے والا بعض اوقات ایک فقرہ ہی وہ رنگ دکھاتا ہے جو ہزار باتیں نہیں دکھا سکتیں۔ اس لئے سب سے زیادہ زور اس بات پر دیں کہ جس کے آپ نمائندہ ہیں۔ اُس کی نمائندگی کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اس دنیا میں رہتے ہوئے بھی عالم بقا کے لوگ بننے کی کوشش کریں۔ جو دنیا سے ہر طرح کا تعلق رکھتے ہوئے بھی دنیا سے بے نیاز ہیں۔

مولانا روم کی اُس مثال کو پیش نظر رکھیں

جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ پانی اور کشتی کا ایک ایسا اٹوٹ تعلق ہے کہ اگر کشتی کو پانی سے الگ کر دیا جائے تو کشتی کا وجود ہی ختم ہو جاتا ہے۔ اُسے کشتی کہنا ہی بے معنی بات بن جاتی ہے۔ لیکن کشتی تبھی دُنیا کو غرق ہونے سے بچا سکتی ہے۔ اور انسانوں کو غرق ہونے سے بچا سکتی ہے۔ اگر وہ پانی کے اوپر رہے اگر پانی کشتی کے اوپر آجائے تو کشتی غرقابی سے بچانے کی بجائے غرقاب کرنے والا ایک ذریعہ بن جاتی ہے۔ اسی طرح مومن کا دُنیا سے تعلق ہے۔ اس دنیا میں جب تک وہ زندگی بسر کرتا ہے تو نا ممکن ہے کہ اس دُنیا کے معاملات سے الگ رہے۔ لیکن دُنیا پر فائق رہ کر۔ دُنیا پر غالب رہ کر دنیا کی سطح کے اوپر حکومت کرتا ہے۔ دنیا سے مغلوب ہو کر نہیں۔ پس آپ بھی دُنیا میں اس طرح رہیں کہ ہر طرح کا تعلق جوڑنے کے باوجود اس سے مرعوب ہو کر نہ رہیں۔ اس پر غالب ہو کر رہیں۔ ہمیشہ یہ احساس اپنے ذہن میں غالب رکھیں کہ آپ خدا کے نمائندہ ہیں۔ اور جس طرح خدا ہر فیض کا سرچشمہ ہے آپ سے بھی فیض دنیا تک پہنچے۔ ہمیشہ یہ کوشش کرتے رہیں کہ آپ کسی نہ کسی رنگ میں کسی بنی نوع انسان کے لئے بھلائی کا موجب بن جائیں خدمت کے موقعوں کی تلاش میں رہیں۔ حسنِ خلق کے ذریعہ بھی یہ خدمت ہو سکتی ہے۔ مسکراہٹوں اور پیار کے ذریعہ بھی یہ خدمت ہو سکتی ہے۔ مصیبت زدہ کو مصیبت سے نکالنے کی کوشش کے ذریعہ۔ بیمار سے بیمار پرسی کرنے کے ذریعہ خدا سے غافل لوگوں کو خدا کی طرف متوجہ کر کے۔ دعاؤں سے آشنا کر کے بھی یہ خدمت ہو سکتی ہے۔ غرضیکہ ایسے بن جائیں کہ ہمیشہ ذہن خدمت کی راہیں تلاش کرتا رہے ہمیشہ ذہن یہ سوچتا رہے کہ میں کس طرح فیض رساں وجود بنوں۔ اور میری ذات سے اُن لوگوں کو ضرور کچھ نہ کچھ فائدہ پہنچے

یہی وہ راز ہے

جس کو نہ سمجھنے کے نتیجہ میں بعض دفعہ لوگ احادیث کو پڑھتے بھی ہیں لیکن اُن کے اندر مخفی خزانوں سے ناواقف رہتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ تمثیل کے طور پر خدا کا ذکر کرنے والوں کے بعض واقعات بیان فرمائے ایک دفعہ نہیں بلکہ بارہا آپ نے ایسے واقعات بیان فرمائے جس میں سے ایک بات میں آپکے سامنے رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ فرشتے دُنیا کے حالات کے متعلق جو کچھ دُنیا پر گزر رہا ہے ریکارڈ رکھتے ہیں۔ اور یہ ریکارڈ ملاء اعلیٰ میں خدا کے حضور پیش کیا جاتا ہے۔ ایسے ہی ایک موقعہ پر فرشتے نے خدا سے عرض کیا کہ اے خدا فلاں وقت فلاں جگہ کچھ لوگ خالصتاً اس لئے اکٹھے ہوئے تھے کہ تیرا ذکر کریں۔ اور جب تک میں ان کی نگرانی کرتا رہا وہ تیرے ہی ذکر میں اور تیری ہی محبت کی باتوں میں مشغول رہے۔ یہ بات جب اُس نے پیش کی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے اُن کے سارے گناہ بخش دیئے ہیں اور میں انہیں مغفرت کی خوشخبری دیتا ہوں۔ اور جنت کی خوشخبری دیتا ہوں اس پر اُس پیش کرنے والے فرشتے نے عرض کیا کہ اے خدا! اُس مجلس میں کچھ ایسے لوگ بھی شامل ہو گئے تھے جو مسافر تھے۔ ایک مجلس دیکھ کر وہاں رُک گئے اور ستانے کے لئے ٹھہر گئے۔ اُن کا مقصد ذکر الٰہی نہیں تھا

کیا وہ بھی اِس خوشخبری میں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں وہ بھی۔ کیونکہ وہ لوگ جو میرا ذکر کرتے ہیں۔ اُن کے پاس آنے والے بھی اُن کی برکتیں پا جاتے ہیں۔ اُن کے قریب بیٹھنے والے بھی برکتوں سے محروم نہیں رہتے۔ اس کے نتیجہ میں اکثر مسلمان جب اس حدیث کو سنتے ہیں تو یہ خیال کر لیتے ہیں کہ نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنی چاہیئے۔ لیکن اس حدیث میں جو پیغام مخفی ہے اُس پیغام کو نہیں سمجھ سکتے پیغام یہ ہے کہ۔

اگر تم واقعی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے ہو

اور واقعتاً اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو ہمیشہ تمہارا فیض تمہارے ساتھیوں کو پہنچتا رہنا چاہیئے۔

یہ قانون طبعی ہے یہ ہو نہیں سکتا کہ خدا کا ذکر کرنے والا ہو اور اُس کے ساتھی اُس سے محروم رہ جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں امت ...... جیسا کہ فرمایا:۔

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ اے محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والو! تم کو بہترین امت ہو جو کبھی بنی نوع انسان کے لئے نکالی گئی تھی۔ لیکن أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ اس لئے بہترین امت ہو کہ تم بنی نوع انسان کو خیر پہنچانے کی خاطر پیدا کی گئی ہو۔ اس لئے کہ تمہاری خیر اور تمہاری بھلائی تم تک نہیں ٹھہرتی بلکہ بنی نوع انسان تک آگے پھیلتی چلی جاتی ہے۔ پس اگر تم دنیا کی بھلائی کے کام چھوڑ دو گے تو خیرِ اُمّۃ نہیں رہو گے اور خیرِ امۃ ہو تو اس لئے نہیں کہ تم نے ایک رسول کو قبول کر لیا۔ بلکہ اس لئے کہ اُس رسول کے فیض کے نتیجہ میں تم تمام بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچانے والے بن گئے۔ پس اگر آج یورپ میں بسنے والا احمدی اِس بنیادی تعریف پر پورا اترتا ہے اس قرآن کی آیت کے مفہوم کو پیش نظر رکھتا ہے۔ اُس حدیث کے مفہوم کو پیش نظر رکھتا ہے۔ جو میں نے ابھی آپ کو سُنائی تو یہ ممکن ہی نہیں کہ افاضہ خیر کے بغیر زندہ رہ سکے۔ یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ وہ لوگوں کی بھلائی کے تصور میں نہ زندگی گزار سکے بغیر اطمینان پا سکے اِس لئے

آپ کا مقصدِ اعلیٰ

جو قرآن کریم نے بیان فرمایا۔ آپ کی زندگی کا قبلہ و کعبہ جو خدا نے مقرر فرمایا وہ یہی ہے کہ آپ بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہیں۔ خواہ وہ آپ کی مانیں یا نہ مانیں۔ خواہ وہ آپ سے حسن سلوک کریں یا نہ کریں۔ آپ ان کی بھلائی کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہیں۔ ایسا کریں تو کافروں پر بھی اُس کی رحمت کی بارشیں برستی ہیں۔ اُس کو گالیاں دینے والے بھی اُس کے قانون قدرت سے فیض پا رہے ہیں اُن کی فصلیں بھی پھل اگاتی ہیں اُن کی محنتیں بھی میٹھے ثمرات پیدا کرتی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی رحمت کوئی تفریق نہیں کرتی کہ کون لوگ دہریہ ہیں۔ اور کون غیر دہریہ جہاں تک اُس کی عام رحمت کا تعلق ہے وہ سب کے لئے یکساں جاری ہے۔ سب کے لئے فیض رساں ہے۔ پس یہ وہ ادنیٰ تعریف ہے مومن کی جو مومن کی ذات میں جاری ہونی ضروری ہے۔ اس کے بغیر مومن کی آوازوں میں کوئی قوت پیدا نہیں ہوتی۔ پس آپ اپنے گردوپیش کو اگر جیتنا چاہتے ہیں تو اپنے فیض کے ذریعہ جیتیں۔ اپنی محبت کے ذریعہ جیتیں اپنے پیار کے ذریعہ جیتیں اور اپنے لئے نہیں بلکہ اپنے خدا کے لئے جیتیں تاکہ آپ کی روحانیت ان کے وجود میں اسی طرح منتقل ہو جیسے RADIATION ایک وجود سے دوسرے وجود میں منتقل ہوتی ہے تاکہ وہ بھی آپ کے رنگ ڈھنگ سیکھ کر خدا والے بنیں اور بنی نوع انسان کے لئے فیض رساں وجود بنتے چلے جائیں۔ یہ کوشش تبھی کامیاب ہو سکتی ہے۔ اگر دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اُس سے آپ مدد مانگتے رہیں۔ اُس سے

پاک تبدیلیوں کے متمنی رہیں۔

اُس کی صفات سے محبت کرنے لگیں اُس کی صفات سے محبت کے نتیجہ میں اس کی صفات کو اپنے اندر جاری کرنے کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہیں اگر آپ ایسا کریں گے اور دعاؤں کے ذریعہ مدد حاصل کریں گے تو یقیناً آپ ان علاقوں کی قسمت بدلنے والے بن جائیں گے۔ وہ بھیانک خلاء جوان کے سینوں میں پیدا ہو چکے ہیں وہ بیقراریاں اور بے چینیاں جوان کے وجود پر قابض ہو چکی ہیں۔ اُن کا علاج آپ کے پاس ہے۔ لیکن یہ علاج ان تک پہنچائیں تو سہی۔ اس علاج کی افادیت اُن پر ثابت کریں محض نظریاتی لڑائیوں سے یا محض یہ ثابت کرنے سے کہ قرآن یہ کہتا ہے اور بائیبل وہ کہتی ہے۔ اور ان دونوں کے موازنہ کرنے سے یہ بات درست نکلتی ہے اور وہ بات غلط نکلتی ہے۔ آپ کوئی علمی فتح ان قوموں پر حاصل نہیں کر سکتے آج ہماری اکثریت ان میں سے وہ ہے جو ان کتب پر کسی قسم کا کوئی ایمان نہیں رکھتی اس لئے ان کے لئے یہ سب فرضی باتیں۔ اور ڈھکوسلے ہیں۔ ہاں عملاً ایک ایسے خدا پر یقین کرنے اور ایمان لانے کے لئے یہ آج بھی آمادہ ہیں جو عملی زندگی میں انسانوں میں اُتر کر ان ہی جلوے دکھا سکتا ہو۔ اور اپنے سے تعلق جوڑنے والوں کے لئے کرشمے دکھا سکتا ہو۔ کرشموں سے مراد وہ کرشمے نہیں جو فرضی معجزے ہیں۔ تماشے ہیں۔ مُردوں کو زندہ کر دیا۔ یا کوڑیوں کو اچھا کر دیا اسی سے بہت زیادہ وسیع پیمانے پر آج دنیا کے وہ لوگ جو خدا پر یقین نہیں رکھتے۔ بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچا رہے ہیں۔ قبروں تک پہنچے ہوئے لوگوں کو وہ زندگی بخش رہے ہیں۔ لاعلاج مریضوں کو شفا بخش رہے ہیں۔ حیرت انگیز سرجری کے کارنامے دکھا رہے ہیں۔

دُنیا کو روحانی معجزوں کی ضرورت ہے

جو انسانی روح کی کایا پلٹ دے۔ ایسے معجزوں کی ضرورت ہے جو ان کو طمانیت قلب عطا کریں۔ ان کو یقین سے بھر دیں ایسے معجزے انسانوں کے اندر پاک تبدیلی کے بغیر دنیا کو نہیں دکھائے جا سکتے۔ اگر آپ ایسا بن جائیں گے تو آپ کے کلام میں برکت رکھی جائیگی۔ آپ کی دعاؤں کو قبولیت کا نشان عطا ہوگا۔ آپ جتنی زیادہ ہمدردی سے اِن لوگوں کے لئے دعا کریں گے۔ اتنا ہی زیادہ قبولیت دعا کے نشان خدا تعالیٰ ان کو دکھائے گا۔ اور ان کے دلوں کو اطمینان بخشے گا۔ کہ ہاں یہ دعا کے نتیجہ میں ایسا ہوا تھا۔ پس پاک اعمال کے ساتھ جب دعائیں اپنے جلوے دکھاتی ہیں تو ایسا ہی منظر پیدا ہوتا ہے۔ جس طرح ایک زرخیز زمین پر آسمان سے بارش نازل ہونے لگتی ہے۔ اور ہری بھری کھیتیاں اُس زرخیز زمین سے پیدا ہونے لگیں جو اپنے پاک انجام تک پہنچیں جس سے بہت ہی مفید اور دُنیا کے لئے لذت بخش پھل پیدا ہوں۔

یہ وہ نقشہ ہے جو قرآن کریم مختلف رنگ میں اسلام کی افادیت کا نقشہ پیش کرتا ہے۔ علاً خدا کرے کہ ہم لوگ ان باتوں کو محض نظریات کی دنیا میں نہیں بلکہ عمل کی دنیا میں ڈھال کر ان کے سامنے پیش کر سکیں۔ اس کی بڑی شدید ضرورت ہے۔ اور وقت تیزی سے ہمارے آگے بھاگ رہا ہے۔ بہت سے احمدی ہیں جو مایوس ہو رہے ہیں۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ معاشرہ بہت زیادہ غالب ہے۔ ہم اس کے حالات کو بدل نہیں سکتے اور مایوسی کے نتیجہ میں وہ خود آہستہ آہستہ تبدیل ہونے لگے ہیں۔ اور یہ حقیقت ہے کہ آپ سب اس خطرے کے مقام پر کھڑے ہیں۔ اور اگر آپ نے ان کو تبدیل نہ کیا تو یہ ضرور آپ کو تبدیل کر دیں گے۔ یہ زندگی موت اور زندگی کے درمیان ایک جدوجہد ہے جس میں کامیابی کے نتیجہ میں زندگی حاصل ہوتی ہے۔ اور ناکامیابی کے نتیجہ میں موت ہے۔ کوئی درمیانی راہ نہیں۔ کوئی سمجھوتہ نہیں ہے۔ اس لئے

آپ کو لازماً ان پر غالب آنا ہے

یعنی صفات حسنہ کے ذریعہ محبت کے ذریعہ۔ اعلیٰ پیغام کے ذریعہ پاک تبدیلیوں کے ذریعہ ان کو طمانیت عطا کر کے ورنہ یہ آپ کی طمانیت چھین لیں گے۔ آپ کو دنیا دار بنا دیں گے۔ آپ کو اپنے پیچھے لگا لیں گے۔ آپ نہیں تو آپ کی اولادیں آپ کی آنکھوں کے سامنے اسلام سے دور ہٹنی شروع ہو جائیں گی۔ اس لئے اگر ان کی بھلائی کا خیال نہیں تو اپنی بھلائی کا خیال کریں۔ یہ ایک ایسا قانون ہے جو نہیں بدل سکتا۔ اگر آج آپ نے اس کو پوری طرح آنکھیں کھول کر نہیں دیکھا تو کل محسوس کریں گے یا آپ تبدیلی

کرنے والے ہیں یا تبدیل ہونے والے ہیں یا درمیان کی کوئی اور صورت نہیں ہے اس لئے لہٰذا دعوت الی اللہ کو بڑی سنجیدگی سے اختیار کریں اور پاک اعمال اور دعاؤں کے ذریعہ ان کے حالات بدلیں ورنہ آپ تبدیل کر دیئے جائیں گے۔ خدا نہ کرے کہ ایسا ہو۔ اللہ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہمارے بڑے ہمارے چھوٹے ہمارے بوڑھے اور ہمارے جوان اور ہمارے مرد اور ہماری عورتیں اور ہمارے بچے سب دعوت الی اللہ کے عملی پاک نمونے ان کو دکھائیں۔ اور ان میں سے اُن سعید روحوں کو پکڑ پکڑ کر اسلام میں داخل کریں جن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کشفاً دکھایا گیا تھا۔ کہ میں یورپ میں سفید پرندے پکڑ رہا ہوں۔ ان میں ضرور سعید روحیں بڑی کثرت کے ساتھ موجود ہیں۔ بہت نیک لوگ ان کے اندر بس رہے ہیں۔ آپ ان کی تلاش کریں اُن کو محفوظ مقامات تک یعنی اسلام کے محفوظ مقام تک اُن کو پہنچائیں خدا آپ کے ساتھ ہو خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

آیئے اب ہم دعا کر لیتے ہیں۔ اللہ فضل فرمائے اور جانے والوں کو اپنی خیر و عافیت کے سائے تلے اپنی حفاظت کے سائے تلے لیکر جائے اور وہ لوگ جنہوں نے فیری پکڑنی ہے وہ پریشان ہو رہے ہوں گے کہ وقت زیادہ ہو گیا ہے۔ اللہ اُن کے لئے بھی سفر آسان فرمائے اور سب احمدی دوست اور بعض غیر احمدی دوست اور بعض غیر مسلم دوست بھی جو دُور دُور سے اسی اجتماع میں شرکت کے لئے تشریف لائے ہیں۔ اللہ اس اجتماع میں شرکت کے عمل کو قبول فرمائے۔ اور ان کے گھر برکتوں سے بھر دے اپنی رحمتیں ان پر نازل فرمائے۔ اور وہ محسوس کریں اس اجتماع میں شمولیت سے پہلے ہم اور تھے اور اس اجتماع میں شمولیت کے بعد ہم کچھ اور ہو چکے ہیں اور اللہ کی رحمتیں اپنے اوپر نازل ہوتا دیکھیں تاکہ مزید خدا پر ان کا ایمان بڑھے۔ آیئے ہم دعا کر لیتے ہیں

(دعا کے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ کہہ کر حضور مقامِ اجتماع سے اپنی قیام گاہ کی طرف تشریف لے گئے۔)

(بشکریہ احمدیہ بلیٹن ہالینڈ جولائی ۱۹۸۷ء)

جلسہ سالانہ برطانیہ کے کوائف — بقیہ صفحہ

خوبیاں خود اکثر مسلمانوں میں نہیں پائی جاتیں مثلاً انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنا، سچ بولنا جھوٹ سے اجتناب کرنا، ظاہری صفائی کا خیال رکھنا اور ایک دوسرے سے ہمدردی سے پیش آنا وغیرہ۔ حضور اقدس نے یورپ میں رہنے والے احمدیوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اس بات کا انتظار نہ کریں کہ جب یہ لوگ مسلمان ہو جائیں گے تو ہم انہیں نیکی کی تلقین کریں گے بلکہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا جہاد ہر حال میں آپ پر فرض ہے اس لئے اس جہاد کو ہر دم جاری رکھیں اور یورپ میں ایسی فلاحی تنظیموں کے رکن بنیں جو بنی نوع انسان کی عمرانی بھلائی کے لئے کام کر رہی ہیں نہ صرف ان کے ساتھ مل کر کام کریں بلکہ ایسے سچے خلوص سے کام کریں کہ ان کے لئے بھی قابلِ تقلید نمونہ بن جائیں کیونکہ ہمیں قرآن نے نیکیوں میں تعاون کرنے اور نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کا حکم دیا ہے۔

پاکستان کے احمدیوں کو بھی حضور انور نے نصیحت فرمائی کہ آپ پر بھی امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا جہاد فرض ہے بلکہ جتنی برائی زیادہ ہو اتنا ہی یہ جہاد زیادہ ضروری ہو جاتا ہے۔ نیز فرمایا احمدیوں کو کبھی یہ نہیں سوچنا چاہیئے کہ ہمارے ساتھ ہمارے قومی بھائیوں نے اچھا سلوک نہیں کیا اس لئے اب ہم محض برائیوں کو تماشائی بن کر دیکھیں گے۔ اگر آپ نے ایسا کیا تو آپ کے لئے خدا اور اس کے رسول کی طرف سے امن کی کوئی ضمانت نہیں ہوگی۔ پھر حضور انور نے پاکستان کے تمام احمدیوں کو ہدایت کی کہ اپنے قومی بھائیوں کی جہاں تک ہو سکے خدمت کریں اور احمدی وکلاء مظلوم اور غریب پاکستانیوں کی مدد کریں۔ آخر میں آپ نے فرمایا کہ اہلِ پاکستان میں آج بھی اکثر افراد میں شرافت موجود ہے کیونکہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے عظیم پیغمبر کی قوم ہیں۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم میں جو شرافت

کے انگارے موجود ہیں، آپ کے تقویٰ کی پھونکیں ان انگاروں سے آگ سلگا سکتی ہیں۔ اور آپ اس آگ کو بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔ پس اس آواز پر لبیک کہیں کہ دینِ اسلام آج آپ کو اس طرف نہایت زور سے بلا رہا ہے

جلسہ سالانہ کا دوسرا دن مستورات سے خطاب

دوسرے روز یعنی سوموار ۲۷ اکو سیدنا حضور انور نے مستورات کی جلسہ گاہ میں "اسلام میں عورت کے مقام" کے موضوع پر نہایت پر معارف اور ایمان افروز تقریر فرمائی جو تقریر دو گھنٹے تک جاری رہی اور مردانہ جلسہ گاہ میں بھی سنی گئی۔ حضور اقدس نے اپنے خطاب کے آغاز میں فرمایا کہ گذشتہ سال میں نے اسلام میں عورت کے مقام کے موضوع پر مستورات سے خطاب کیا تھا۔ اس سال اُسی تسلسل میں چند اور پہلو بیان کئے جائیں گے۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے اہلِ مغرب کی طرف سے اسلام میں عورت کے مقام پر جو اعتراضات کئے جاتے ہیں ان میں سے چند اہم اعتراضات کے نہایت مفصل اور مدلل جوابات دیئے اور اسلام کی تعلیم کی حسن و خوبی اور عظمت کو بیان فرمایا۔ حضور نے بتایا کہ اسلام نے عورت کو نان و نفقہ اور دوسرے مالی فرائض سے آزاد کرتے ہوئے مرد پر یہ ذمہ داری عائد کی ہے کہ وہ بیوی اور بچوں کے تمام ضروری اخراجات مہیا کریں اور اس لئے اُسے "قوّام" کہا گیا۔ جہاں تک اس اعتراض کا تعلق ہے کہ اسلام نے مرد کو یہ حق دیا ہے کہ وہ عورت پر ہاتھ اٹھا سکتا ہے، آپ نے بتایا کہ یہ اجازت صرف اُس صورت میں ہے جب عورت مرد پر پہلے ہاتھ اُٹھائے اور مرد وعظ و نصیحت اور بستر سے علیحدگی اختیار کر کے بھی اصلاح میں ناکام ہو چکا ہو اور جس وقت عورت کے مرد پر ہاتھ اٹھانے کی وجہ سے معاملہ پولیس تک پہنچنے کے لائق ہو جاتا ہے، اس حالت میں عورت کو پولیس کے حوالے کر کے ذلیل و رسوا کرنے کے بجائے کہا ہے کہ مرد کو کسی حد تک دفاع اور سرزنش کا حق ہے اور اس پر بھی مزید پابندیاں ہیں کہ منہ پر نہ مارو اور ایسے رنگ میں نہ مارو کہ نشان پڑے وغیرہ لیکن! اس بات کو کبھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ اسلام نے مرد و عورت کو جو اعلیٰ تعلیم

دی ہے اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں جو عظیم الشان نمونہ قائم فرمایا ہے اس کی پیروی کی جائے تو ایک دوسرے پر ہاتھ اٹھانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ وہ تو ایک مثالی نمونہ ہے کہ گھریلو زندگی امن و محبت اور سکون و راحت کی عظیم جنت بن جاتی ہے۔ اس سلسلے میں آپ نے مزید بتایا کہ عام طور پر عورت کے حقوق کے متعلق جب بات ہوتی ہے تو لوگ اسلام اور آج کی مغربی تہذیب کا موازنہ کرنا شروع کر دیتے ہیں حالانکہ اسلام ایک مذہب ہے اور اس کا مقابلہ کسی مذہب سے ہی کیا جا سکتا ہے۔ اور مغربی تہذیب کے پیرو کاروں کی اکثریت کا مذہب عیسائیت ہے اس لئے اسلام اور عیسائیت کی تعلیم کا موازنہ ہونا چاہیئے۔ چنانچہ آپ نے بائبل کے مختلف حوالوں سے ثابت کیا کہ عیسائیت میں عورت تمام بنی نوع انسان کو گنہگار بنانے کی ذمہ دار ٹھہرائی گئی ہے۔ اور مرد کی محکوم اور غلام بتائی گئی ہے۔ اسی طرح ہندومت میں بیٹی کی پیدائش کو منحوس قرار دیا گیا ہے اور بیوہ پر پابندیاں عائد کی گئی ہیں اسکی وجہ سے مرد کی وفات پر زندہ جل کر مرنا زیادہ بہتر سمجھا گیا ہے اور اسی سے ستی کی رسم ہے۔ لیکن اس کے مقابل پر اسلام نے عورت کو بہت معزز مقام سے نوازا ہے۔

حضور انور نے مذہبی موازنہ کے علاوہ اسلام اور مغربی تہذیب کا موازنہ بھی پیش فرمایا اور مختلف حوالوں سے اس امر کو ثابت کیا کہ آج بھی مغرب میں مردوں کی طرف سے عورتوں پر جو ظلم کئے جاتے ہیں اُن سے ایک مسلمان کا جسم کانپ اٹھتا ہے۔ ایک مطبوعہ رپورٹ کے مطابق ۱۹۷۳ء میں صرف انگلستان میں ستائیس ہزار ایسے واقعات ہوئے جن میں مردوں نے اپنی بیویوں کو مار کر زخمی کیا۔ اور اس قسم کے واقعات مسلسل حد سے بڑھتے چلے جا رہے ہیں پھر معصوم بچیوں کو بھیانک جنسی حملوں کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ اس کا حال یہ ہے کہ ایک باپ نے اپنی پانچ سالہ بچی سے منہ کالا کیا اور ایک مطبوعہ رپورٹ کے مطابق ۱۹۸۵ء میں انگلینڈ اور ویلز میں اس قسم کے وحشیانہ حملوں میں ۲۴ فی صد اضافہ ہوا بلکہ جس رفتار سے یہ جرائم بڑھ رہے ہیں، اس کے مطابق آئندہ چند سالوں میں شاذ و نادر ہی ایسا گھر رہے گا جس میں معصوم

بچیوں کو اُن کے باپوں اور دیگر مرد رشتہ داروں نے ظلم کا نشانہ نہ بنایا ہو۔

فرمایا اس قسم کی مغربی تہذیب کا اسلام کی اعلیٰ تعلیم اور حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک اور مقدس نمونے سے کیسے موازنہ کیا جا سکتا ہے چونکہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تو یہ حال تھا کہ آپ نے ایک موقعہ پر عورتوں کے متعلق فرمایا کہ آبگینہ ہیں ان کا بہت خیال رکھو گویا کہ GLASS-HANDLE WITH CARE کا جو محاورہ آج مغرب میں رائج ہے اس کو عورتوں کے متعلق استعمال کرنے کے لحاظ سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے موجد ہیں۔ اسی طرح ایک اور موقعہ پر آپ نے عورتوں کو مردوں سے پہلے ادب کا مستحق قرار دیکر LADIES FIRST کی تعلیم اپنے عظیم نمونہ کے ذریعہ پیش فرمائی۔ حضور انور نے اپنے خطاب کے آخر میں پردہ اور تعدد ازدواج کے متعلق اعتراضات کے جواب دیئے اور نہایت خوبصورتی کے ساتھ مرد کے مقام کے متعلق اسلام کی تعلیم کا تمام مذاہب اور تمام تحریکوں کے مقابل میں فائق اور اعلیٰ ہونا ثابت فرمایا۔

دوسرے دن کے دوسرے اجلاس میں احباب سے خطاب

اس روز کے دوسرے اجلاس میں حضور پُر نور نے احباب جماعت سے ایک نہایت ایمان افروز خطاب فرمایا جو تقریباً پونے پانچ گھنٹے جاری رہا۔ اس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ سال دنیا بھر میں احمدیت پر ہونے والے افضال الٰہیہ کا کسی قدر تفصیل سے ذکر فرمایا اور جماعت کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے اور عزم و حوصلہ کے ساتھ آگے سے آگے بڑھنے کی تلقین فرمائی۔

حضور پُر نور نے خدا کے فضلوں اور رحمتوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ۱۹۸۶ء و ۱۹۸۷ء میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو چھ نئے ممالک میں نئی جماعتیں قائم کرنے کی توفیق ملی جبکہ ۱۹۸۴ء میں یہ تعداد ۹۱ تھی اس لحاظ سے جب سے جماعت احمدیہ پر پاکستان میں مظالم کا نیا سلسلہ شروع ہوا ہے اس وقت سے اللہ تعالیٰ نے جماعت کو مزید ۲۲ ممالک میں پھیلا دیا ہے اسی طرح گزشتہ سال ۴۱ ممالک میں ۱۸۲ مبلغین کام کر رہے تھے۔ امسال اُن کی تعداد ۴۳ ممالک میں ۲۰۸ ہو گئی ہے دنیا بھر کے مختلف ممالک میں ۲۵۸ نئی جماعتیں قائم کی گئی ہیں۔ پاکستان میں گزشتہ عرصہ میں جماعت احمدیہ کی چار مساجد ظالمانہ طور پر مسمار کی گئیں۔ اس کے مقابل پر اسی عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو مختلف ممالک میں ۴۷ مساجد خود تعمیر کرنے کی توفیق دی اور ۲۸ مساجد ان لوگوں کے ساتھ آئیں جو جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے الحمدللہ علیٰ ذالک

داعیان الی اللہ کی شاندار کارکردگی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا صرف گیمبیا میں گزشتہ دو سالوں میں داعیان الی اللہ کے ذریعہ ۲۴۴۲ افراد جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے نئی بیعتوں کے ذکر میں حضور انور نے بتایا کہ میری یہ خواہش ہے کہ ہر سال گزشتہ سال سے دگنی تعداد میں لوگ جماعت احمدیہ میں شامل ہوں۔ چنانچہ اس سال دس دن قبل تک گزشتہ سال اور اس سال کی تعداد برابر تھی لیکن گزشتہ دس دنوں میں اس قدر بیعتیں موصول ہوئیں کہ یہ تعداد دگنی سے بھی زیادہ ہو گئی۔ اس موقعہ پر حضور پُر نور نے یہ عظیم الشان خوشخبری بھی جماعت کو سنائی کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام کہ

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" امسال اس رنگ میں پورا ہوا ہے کہ نائیجیریا کے اندر واقع بادشاہتوں میں سے ایک بادشاہ جن کے نیچے سو بادشاہ اور ہیں بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے ہیں اور پھر ان کی تبلیغ سے ایک اور بادشاہ بھی احمدی ہو گئے ہیں۔ اور یہ دونوں بادشاہ آج جلسہ میں شریک ہیں حضور اقدس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" کو لفظاً لفظاً پورا کرنے کے لئے ان ہر دو بادشاہوں کو اسٹیج پر بلا کر اپنے دست مبارک سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کپڑوں کے کچھ حصے تبرک کے طور پر عطا فرمائے اس موقعہ پر حاضرین نے نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر نعروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد کا اظہار فرمایا۔ اسی طرح حضور انور نے فرمایا کہ بہت سے لوگ رویاء اور کشوف کے ذریعہ جماعت میں داخل ہوئے ہیں ان میں تنزانیہ کی قومی اسمبلی کے ممبر بھی شامل ہیں۔ جنہوں نے جماعت کی بُک اسٹال پر لگی ہوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کو دیکھ کر پوچھا کہ یہ کون ہیں۔ جب بتایا گیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے تو اس بزرگ کو متعدد بار خواب میں بھی دیکھا ہے۔ مجھے کہا گیا اسے قبول کرو۔ چنانچہ انہوں نے بغیر کسی توقف کے بیعت کر لی اور جماعت احمدیہ میں شامل ہو گئے۔

اس کے بعد حضور نے سمعی و بصری، ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات کے ذریعہ تبلیغ اور دیگر مرکزی عہدیداروں کے دوروں کے شاندار نتائج و اثرات کا ذکر فرمایا اسی طرح حضور نے وکالت اشاعت مختلف زبانوں کے ڈسکوں اور نصرت جہاں اسکیم کی شاندار کارکردگی بیان فرمائی مزید برآں دنیا بھر میں جلسہ ہائے سیرۃ النبی کے انعقاد، ہندوستان میں تحریک شدھی کا مقابلہ، لندن میں پرنٹنگ پریس کا قیام اور ردّی پلانٹ کا تذکرہ فرمایا۔ انگلستان کے رضاکاران بالخصوص مکرم داؤد احمد صاحب گلزار مرحوم کی خدمات کا بھی ذکر فرمایا اور دعا کی تحریک فرمائی جماعت احمدیہ کے مالی بجٹ میں غیر معمولی اضافہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۱۹۵۳ء کے فسادات کے وقت جماعت احمدیہ کے مخالف رسالہ المنبر نے جماعت کے ۱۹۵۶ء۔۱۹۵۷ء کے پچیس لاکھ کے بجٹ پر تعجب اور حیرت کا اظہار کیا تھا لیکن آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے صرف بیرون پاکستان میں ۱۹۸۶ء - ۱۹۸۷ء کے چندوں کا بجٹ پچیس کروڑ ہو چکا ہے۔

پس جماعت احمدیہ کی ترقی کو دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکتی حضور اقدس نے جماعت احمدیہ کی خدمت قرآن کریم کا خاص طور پر ذکر فرمایا اور بتایا کہ صد سالہ جوبلی کے ساتھ ۱۹۸۹ء تک انشاء اللہ جماعت احمدیہ سو ۱۰۰ زبانوں میں قرآن کریم کا مکمل یا جزوی ترجمہ پیش کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ان میں سے بفضلہ تعالیٰ ۴۹ زبانوں میں ترجمہ تیار ہو چکا ہے۔ یہ وہ عظیم خدمت قرآن ہے جو گزشتہ چودہ سو سالوں میں کسی مسلمان تنظیم یا حکومت کو نصیب نہیں ہو سکی جبکہ مسلمانوں میں بڑی بڑی مالدار حکومتیں بھی قائم ہیں لیکن اس عظیم سعادت کی توفیق صرف اور صرف جماعت احمدیہ کو حاصل ہوئی ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

آخر میں حضور اقدس نے جماعت احمدیہ کے مخالفین کی عبرتناک ہلاکت کا بھی ذکر کیا لیکن فرمایا ہمارے دل کا حال یہ ہے کہ ہمیں غیروں کی ہلاکت نہیں چاہیئے بلکہ ہمیں اُن کی ہدایت چاہیئے۔ اس لئے ہم ہر دم ان کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے رہیں گے تا ہم ساری دنیا میں اسلام اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امن بخش تعلیم کی حکومت اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ آمین اللھم آمین۔

ناظمین علاقہ مجالس انصار اللہ بھارت متوجہ ہوں

جیسا کہ بذریعہ خطوط وسرکلر پیشتر جملہ ناظمین علاقہ مجالس انصار اللہ بھارت کی خدمت میں تحریر کیا جا چکا ہے کہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی سالانہ رپورٹ کارگزاری مجالس بھارت کی جانب سے موصولہ ماہانہ اور سالانہ رپورٹ ہائے کارگزاری کی روشنی میں مرتب کی جاتی ہے۔ اس وقت سال ۸۷-۱۹۸۶ء کی رپورٹ زیر ترتیب ہے لہذا جملہ ناظمین علاقہ مجالس بھارت سے گزارش ہے کہ اپنی اور اپنے حلقہ کی مجالس کی سالانہ رپورٹ کارگزاری بر موقع دسمبر سے پہلے دفتر مرکزیہ کو ارسال فرمائیں تا اُسے اجتماع کے موقعہ پر پیش کی جانے والی سالانہ رپورٹ میں شامل کرنے کے علاوہ بعد اجتماع کتابی صورت میں شائع بھی کیا جا سکے۔

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

ولادت

مورخہ ۱۵ ۸۷ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم منصور احمد صاحب چیمہ نائب ناظر تعلیم کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم منظور احمد صاحب چیمہ درویش قادیان کا پوتا اور مکرم انوار محمد صاحب ناتھ (یو۔ پی) کا نواسہ ہے۔ قارئین سے عزیز نومولود کے نیک، صالح و خادم دین ہونے اور درازیٔ عمر و بلندیٔ اقبال کے لئے درخواست دعا ہے

(ادارہ)

کیتھولک عیسائیوں اور یہودیوں کی باہمی مباعدت اور عداوت

از مکرم ڈاکٹر محمد اسحٰق صاحب خلیل مقیم زیورک۔ سوئٹزرلینڈ

آسٹریا کے موجودہ صدر اور یو این او کے سابق جنرل سیکرٹری کرٹ والڈ ہائیم کے خلاف دوسری جنگ عظیم کے دوران جرمن فوج کے ماتحت کام کرنے کے دوران یونانی اور یوگوسلاویہ کے یہودیوں کو اذیت ناک موت کے کیمپوں (DEATH CAMPS) کی طرف بھجوانے کے الزامات زور و شور سے دہرائے جا رہے ہیں۔ اس امر کا فیصلہ کہ آسٹرین پریذیڈنٹ پر عائد کردہ الزام درست ہے یا نہیں ابھی تک کسی عدالت یا غیر جانبدار کمیشن (TRIBUNAL) کی طرف سے ثابت نہیں کیا جا سکا۔ مسٹر والڈ ہائیم آجکل آسٹریا کو بیرونی دنیا سے علیحدگی سے بچانے اور الزامات غلط ثابت کرنے کی غرض سے بیرونی ممالک کا دورہ کرنے کا ایک پروگرام مرتب کر چکے ہیں۔ حال میں وہ ویٹیکن (VATICAN) جو روم کے قریب ایک شہر نما آبادی اور آزاد ملک ہے میں انہوں نے کیتھولک عیسائیوں کے سربراہ پوپ پال سے ملاقات کی۔ اس کے بعد وہ اردن وغیرہ بعض مشرق وسطیٰ کے ممالک کا دورہ کر چکے ہیں یا ابھی کریں گے۔ والڈ ہائیم اور یہودی مخالفت کے بعض سبق آموز پہلو بھی ہیں۔ جن پر عالمی صحافت اپنے اپنے انداز میں تبصرہ کر رہی ہے۔ اس موضوع کا ایک مذہبی پہلو بھی ہے یعنی یہود اور عیسائیوں کی اٹھارہ سو سال سے کچھ کم عرصہ لمبی کشمکش جس کی طرف قرآن پاک کی آیت کریمہ فَاَغْرَیْنَا بَیْنَھُمُ الْعَدَاوَۃَ (سورۃ المائدہ) میں ایک عظیم پیشگوئی موجود ہے۔ انہی امور کو مد نظر رکھتے ہوئے یورپین اخبار IHT مطبوعہ پیرس کی ایک حالیہ اشاعت میں شائع شدہ بعض اقتباسات کا ترجمہ قارئین کی دلچسپی کا موجب ہوگا۔ ملاحظہ فرمائیے:۔

"کیتھولک پوپ پال دوم کی پریذیڈنٹ والڈ ہائیم سے ملاقات کے خلاف یہود کے احتجاج سے چرچ کی طرف سے مروجہ یہودیوں کی ۱۸۰۰ سالہ مخالفت جو گزشتہ بیس برس سے کچھ کم ہو گئی تھی، دوبارہ بھڑک اٹھی ہے۔

یہود کے بارے میں رومن کیتھولک چرچ کی روایتی مذہبی پوزیشن کے باعث قرون وسطیٰ کی تاریخ میں کئی جبری تبدیلی مذہب (یعنی یہود کو بالجبر عیسائی بنانے کے واقعات) اور یہود کے خلاف INQUISITION یعنی مذہبی اذیت دہی کا دور شروع ہوا جو مسلمان کے خلاف عیسائیوں کی صلیبی جنگوں کے دوران یہودیوں پر جو مظالم کئے وہ بھی اسی سبب سے تھے۔ نیز بعض یہودی لیڈروں کا خیال ہے کہ ہٹلر کے نازی دور میں یہودیوں پر مظالم کے خلاف انہی وجوہات کے باعث عیسائیوں کی طرف سے کوئی اثر انگیز کارروائی عمل میں نہ آ سکی۔

بالآخر ۱۹۶۲ء سے ۱۹۶۵ء تک دوسری ویٹیکن VATIKAN کونسل نے چرچ کی پوزیشن تبدیل کرنے کے اقدامات پر عمل کیا اور عیسائی رہنماؤں نے یہود کے خلاف حقارت آمیزی کے عمل کو رد کر دیا۔

سابق پوپ جان (۲۳) کی ہدایت پر کونسل نے یہ پالیسی اختیار کی کہ حضرت مسیح ناصری کی یہود کی طرف سے سزائے موت کی وجہ سے تاریخ کے سارے یہود کو ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جا سکتا............ اسی قسم کی نئی طرز روش کے باعث بہت سے کیتھولک اور یہودی رہنما پوپ کی جانب سے والڈ ہائیم کے ملاقات کے لئے رضامندی پر صدمہ اور احتجاج کا اظہار کر چکے ہیں"............ (IHT 26.6.87 PAGE 6)...

پوپ کے ہاں والڈ ہائیم کے استقبال پر یہودیوں میں ماضی کی کئی تاریک یادیں دوبارہ سلگ اٹھی ہیں۔ ہم نے انگریزی اقتباس کا صرف ملخص پیش خدمت کیا ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں حسب ذیل امور خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

۱۔ مسلمان حکومتوں کے ہاں یہود کو عیسائی ماحول کی نسبت کہیں زیادہ آزادی اور مراعات حاصل تھیں۔

۲۔ خود عیسائی اپنی مذہبی تاریخ میں یہود کو بالجبر تبدیلی مذہب پر بلاواسطہ یا بالواسطہ مجبور کرتے رہے ہیں نہ کہ مسلمان۔

۳۔ جب یہود پر حضرت عیسیٰ مسیح ناصری کو صلیب پر چڑھانے کا الزام لگایا تو قوماً کہہ دیا جاتا ہے کہ وہ اور یہودی تھے اور موجودہ یہودی مختلف ہیں لیکن جب فلسطین پر اسرائیل کے قبضہ کا ذکر آئے تو وہ یہودی خود کو پرانے یہود کا وارث بلکہ بعینہٖ وہی یہود ثابت کرنے پر اصرار کرتے ہیں لیکن یہ تضاد رائے عامہ کو مظلوم فلسطینیوں سے حق تلفی کی بحالی کی طرف توجہ دینے میں ابھی تک کامیاب نہیں ہو سکا۔

۴۔ یہودی لوگ اپنے ماضی کو بھلانے اور خود کو آزاد مملکت اسرائیل کے باشندے ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن تاریخ ہے کہ انہیں ماضی سے چھٹکارا حاصل کرنے نہیں دیتی بلکہ جب بھی وہ یہود پر مظالم پر زور دیتے ہیں تو عالمی صحافت بعض اوقات یہودیوں کے اپنے عربوں کے خلاف مظالم کا پلندا کھول دیتی ہے اب کم ہی گریز کرتی ہے۔

قریباً سو برس پیشتر جبکہ کسی کو خواب میں بھی یہ گمان نہ ہو سکتا تھا کہ یہود تختہ دار سے گزر کر دوبارہ لوٹ جائیں گے نگاہ آسمانی کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی ضمن میں حضرت عیسیٰ کے متعلق بعض آیات قرآنیہ کی مندرجہ ذیل تفسیر بیان فرمائی ہے:۔

"خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں بار بار حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر اسی لئے زور دیا ہے کہ تا آنحضرت کے بعد ایسے لوگوں پر حجت ہو جائے جو حق اس دھوکہ میں مبتلا ہونے والے تھے کہ گویا حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں اور مسیح کی حیات پر کوئی دلیل ان کے پاس موجود نہیں اور جو دلائل پیش کرتے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان پر سخت درجہ کی غباوت غالب آگئی ہے۔ مثلاً وہ کہتے ہیں کہ آیت وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِہٖ قَبْلَ مَوْتِہٖ حضرت مسیح کی زندگی پر دلالت کرتی ہے اور ان کے مرنے سے پہلے تمام اہل کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے۔ مگر افسوس کہ وہ اپنے خود تراشیدہ معنوں سے قرآن میں اختلاف ڈالنا چاہتے ہیں جس حالت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاَلْقَیْنَا بَیْنَھُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ (المائدہ آیت ۶۵) جس کے یہ معنے ہیں کہ یہود اور [redacted] قیامت تک بغض اور دشمنی رہے گی تو اب بتلاؤ کہ جب تم [redacted] قیامت سے پہلے ہی حضرت مسیح پر ایمان لے آئیں گے تو پھر بغض اور دشمنی کے لئے کون قوم اور محل رہا۔ اور ایسا ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَاَغْرَیْنَا بَیْنَھُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ (المائدہ آیت ۱۵) جس کے بھی یہی معنے ہیں جو اوپر گزر چکے ہیں......

... اور ایسا ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ۔ اس جگہ کفر والے مراد بھی یہود ہیں۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام محض یہودیوں کے لئے آئے تھے اور اس آیت میں وعدہ ہے کہ حضرت مسیح کو ماننے والے یہود پر قیامت تک غالب رہیں گے اب بتلاؤ کہ جب ان معنی کے رو سے جو ہمارے مخالف آیت وَاِنْ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ کے کرتے ہیں تمام یہودی حضرت عیسیٰ پر ایمان لے آئیں گے تو پھر یہ آیتیں کیونکر صحیح ٹھہر سکتی ہیں کہ یہود و نصاریٰ کی قیامت تک باہمی دشمنی رہے گی اور نیز یہ کہ قیامت تک یہود ایسے فرقوں کے مغلوب رہیں گے جو حضرت مسیح کو صادق سمجھتے ہیں"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۲۶-۱۲۵)

نمایاں کامیابی

(اشتہار)

درخواست دعا

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے ہم زلف مکرم الحاج سید اقبال پاشا صاحب بنگلور کی دختر عزیزہ سیدہ نصرت سلمہا کو S.S.L.C کے امتحان میں درجہ اول کے ساتھ کامیابی عطا فرمائی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس خوشی میں برادرم موصوف نے بطور شکرانہ پچاس روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ بزرگان و احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو دینی اور دنیوی علوم کے زیور سے آراستہ کرے اور ہر گام پر نمایاں کامیابیوں سے نوازے۔ آمین۔

خاکسار

قریشی عبد الحکیم ایم۔ اے۔ گلبرگہ (کرناٹک)

آہ! پیارے ابّا جان

از مکرم ڈاکٹر عبدالرؤف خان صاحب پی ایچ ڈی مقیم سویڈن

ہمارے پیارے ابا جان عبدالواحد خان صاحب آف دی الکشاپر تیومری کمپنی قادیان ! ۱۸ر مئی کو بقضاء الٰہی لاہور میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ اگرچہ ہمارے دل اس پیاری ہستی کی جدائی میں مغموم ہیں لیکن ہم سب اللہ تعالیٰ کی رضاء پر راضی ہیں۔ اور یہی کہتے ہیں کہ

بُلانے والا ہے سب سے پیارا اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

اور احباب جماعت سے دردمندانہ دُعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قبلہ والد صاحب سے کمال مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

یوں تو ہر شخص نے ایک نہ ایک دن اس دُنیائے فانی کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے لیکن والد صاحب کی جُدائی ہمارے لئے ایک عظیم دُعا گو ہستی کی جدائی ہے خاکسار نے جب سے ہوش سنبھالی ہے کبھی ایسا نہیں دیکھا کہ والد صاحب نے نماز تہجد میں کبھی ناغہ کیا ہو۔ قادیان میں بھی باقاعدہ۔ اور ہجرت کے بعد لاہور میں بھی۔ علاوہ تہجد کے نماز اشراق بھی باقاعدگی سے پڑھتے۔ نماز باجماعت کی پابندی کرتے۔ قادیان میں بھی اکثر امامت کے فرائض والد صاحب ہی انجام دیتے۔ ہمارے گھر واقع دار العلوم کے پاس نور ہسپتال میں ایک چھوٹی سی مسجد تھی جس میں والد صاحب اکثر نماز مغرب اور عشاء پڑھاتے اور ہم بچوں کو بھی سختی سے تلقین کرتے کہ کھیل کود سے زیادہ ضروری نماز باجماعت ہے اور اس کی باقاعدہ نگرانی بھی کرتے عصر اور ظہر کی نمازیں یا تو مسجد اقصےٰ میں پڑھتے یا مسجد مبارک میں۔

کئی بار ایسا ہوا کہ تہجد کی نماز کے لئے آپ کو نہایت شفقت سے اپنے ہاتھ سے کوئی اُٹھاتا جن کے ہاتھوں کو آپ نے کئی بار اپنے ماتھے پر محسوس بھی کیا۔ اور یہ بیدار کرنے والے ہاتھ ہم میں سے کسی کے نہ تھے۔ تہجد کی نماز کا ہی ایک واقعہ ہے کہ جو قبلہ والد صاحب نے اپنی ڈائری میں تحریر کیا۔ لکھتے ہیں سنہ ۲۲-۱۹۲۱ء کا واقعہ ہے کہ پٹیالہ میں تھے۔ میرے دادا جان جن کا نام کریم بخش تھا وہ اکثر مسجد میں صبح شام بیٹھ ٹھہرا کرتے تھے۔ بڑھاپے کی وجہ سے ان کی نظر کمزور تھی۔ جب وہ مسجد میں نماز کے لئے وضو کرتے تو اکثر جوتیوں میں پانی گرا کر نمازیوں کی جوتیاں گیلی کر دیتے۔ اور بعض اوقات نقصان بھی دیتے۔ اسی وجہ سے میں اپنی جوتی اکثر مسجد سے ملحق حجرے میں رکھا کرتا تھا۔ ایک رات دو بجے کا وقت تھا۔ پورا چاند آسمان پر روشن تھا گویا رات کو دن کا سا سماں تھا۔ میں نماز تہجد کے لئے مسجد میں آیا۔ جب جوتی اُتارنے لگا تو دل میں بڑی مضبوطی سے یہ خیال گزرا کہ اس وقت کون ہے جو میری جوتی بھگو سکتا ہے۔ چنانچہ میں نے جوتی اندر رکھنے کی بجائے باہر ہی رکھ دی! اور مسجد میں جا کر دو رکعت نماز کے لئے نیت باندھ لی۔ ابھی پہلی ہی رکعت میں الحمد شریف ختم کرنے کے بعد دوسری سورۃ قل ھو اللہ پڑھ رہا تھا کہ چاند کی روشنی مدھم پڑ گئی۔ دو سجدے کرنے کے بعد دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہوا تو ہلکی سی بادل گرجنے کی آواز آئی۔ پھر رکوع میں جاتے وقت ہلکی ہلکی بارش ہونے لگی جب دونوں سجدے کر کے التحیات میں بیٹھا تو بادل غائب ہو گئے۔ سلام پھیرنے تک اسی طرح چاند کی روشنی سے دن چڑھا ہوا تھا جس طرح پہلے آسمان پر ذرا سا نشان بھی بادلوں کا نہیں تھا۔ نہ ہی مسجد کے فرش پر کوئی قطرہ بارش کا دکھائی دیا۔ صرف میرا قمیض بھیگا ہوا تھا اور جوتی جہاں رکھی تھی وہ بھی بھیگی ہوئی تھی اللہ تعالیٰ کی یہ قدرت نمائی دیکھ کر میں بہت حیران ہوا کہ اللہ تعالیٰ جو چاہے جب چاہے کر سکتا ہے۔

والد صاحب کو تقریباً دس سال حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعودؓ کے تجارتی کاروبار میں بطور ملازم کام کرنے کا موقع ملا۔ اس زمانہ میں حضور والد صاحب کو عشاء کی نماز کے بعد طلب فرماتے اور پھر رات گیارہ بجے تک والد صاحب کے ساتھ کام میں مشغول رہتے۔ ان دس سالوں میں ایک دن بھی ایسا نہیں آیا کہ حضور نے کسی بات پر خفیف سی رنجش کا اظہار بھی کیا ہو۔ یہ محبت بھری اور شفقت سے پُر صحبتوں کا سلسلہ دس سال تک جاری رہا۔ جو کہ شاید ہی کبھی اور کو نصیب ہوا ہو فالحمد للّٰہ رب العالمین۔ حضور المصلح الموعودؓ کی شفقت اور محبت کا ایک واقعہ والد صاحب یوں بیان کرتے ہیں کہ جس وقت میں نے قادیان میں اپنا مکان بنوایا تھا تو اس کو شروع کرنے کے لئے جیسے دوسرے لوگ دُعا کرواتے تھے میں نے بھی کروانی تھی۔ اب چونکہ حضور کو بھی علم تھا کہ اس موقع پر یہ بھی تین چالیس روپے کی مٹھائی تقسیم ہو جاتی ہے اس واسطے بجائے اس کے کہ حضور اس جگہ تشریف لاتے جہاں مکان کی بنیاد رکھنی تھی۔ حضور نے دُعا کے لئے اینٹ اندر منگوائی کہ اس پر دعا کر دوں گا پھر بنیاد میں رکھ دینا تو میں نے وہ اینٹ حضور کی خدمت میں اندر بھیج دی (زینب بیگم بنت حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کے ہاتھ) جب پھوپھی جان یہ اینٹ دُعا کے بعد واپس لائیں تو ان کے ہاتھ حضور نے سو روپیہ کا نوٹ بھیج دیا۔ اور فرمایا کہ یہ میری طرف سے مکان کی تعمیر میں شامل کریں! اس اچانک امداد سے جو خوشی ہو سکتی تھی اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ اس گرانقدر امداد کی فوقیت کا اندازہ اس سے لگائیں کہ اس زمانے میں سارے مکان کی تعمیر پر ۲۷۰۰/- روپے خرچ ہوئے تھے۔ حضور المصلح الموعودؓ کی نظر خدا داد تھی۔ جرمت میں بھی دیانتداری اور ایمانداری کو بھانپ لیتے تھے۔ اور پھر اس سے ہمیشہ وفا کرتے تھے۔

قبلہ والد صاحب کو تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ حضرت المصلح الموعودؓ کی تحریک پر دو ماہ کے وقف پر تحریک شدھی کے خلاف جہاد میں حصہ لینے کے لئے ملکانہ گئے۔ اس زمانہ کے متعدد واقعات نہایت ایمان افروز ہیں جن کی تفصیل لمبی ہے اس لئے چھوڑتا ہوں۔ ہر بار ہی خدا تعالیٰ کے فضل سے میدان والد صاحب کے ہاتھ رہا۔ قادیان میں جب کبھی یوم التبلیغ منایا جاتا تو گاؤں گاؤں پھر کر اس فریضہ کو ادا کرتے۔ اور اکثر مجھے بھی ساتھ لے جاتے۔ پھر ہجرت کے بعد لاہور میں بھی تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم نے جن پودوں کو گلشن احمد میں لگائے جانے کا ذریعہ والد صاحب کو بنایا وہ اب بار آور درخت ہیں۔ جن میں ایک گھرانہ خاص طور پر قابل ذکر ہے یعنی برادرم مکرم نیک محمد خان صاحب جو اپنے نام کی نیکی اور تقویٰ میں اعلیٰ نمونہ ہیں۔ اور ہم سب بچوں سے نہایت درجہ اخلاص اور محبت کا تعلق رکھتے ہیں۔ الحمد للہ۔

والد صاحب کو حضرت اقدس المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عشق کی حد تک محبت تھی۔ حضور کی کتب ہمیشہ مطالعہ میں رہیں۔ باوجودیکہ قادیان میں تنگی کا زمانہ تھا۔ آپ نے حضور کی کتب کا سیٹ خرید کر گھر میں رکھا تھا۔ اور یہ کتب ہمیشہ خود بھی پڑھتے اور ہمیں بھی پڑھنے کو دیتے۔ افسوس کہ یہ قیمتی خزانہ تقسیم ملک کے وقت قادیان میں ہی رہ گیا۔ لکھتے ہیں ایک مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک کمرے میں ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اسی کمرہ میں ہیں۔ حضور مجھ سے ایک مضمون ٹائپ کروا رہے ہیں۔ حضور ساتھ مضمون لکھتے بھی جاتے ہیں۔ اس طرح کہ دوات کمرہ کے ایک طرف الماری میں رکھی ہوئی ہے قلم اس میں سیاہی سے بھرتے ہیں اور پھر لکھتے لکھتے دوسری طرف چلے جاتے ہیں۔ مجھے بھی بول کر لکھواتے جاتے ہیں۔ میں ٹائپ کرتا جاتا ہوں۔ جب ایک صفحہ ختم ہوا تو میں نے وہ ٹائپ سے نکالا حضور نے اس کو دیکھا۔ دیکھ کر خوش ہوئے۔ مجھے بڑی مہربانی سے فرمایا۔

"عبدالواحد تم نے ہمارے ساتھ رہنا ہے"

اس پر میری آنکھ کھل گئی۔ ان الفاظ میں اس قدر خوشی بھری ہوئی تھی کہ جس کا اندازہ نہیں ہو سکتا گویا کہ حضور نے ایک طرح سے میرے لئے ہمیشہ احمدیت میں داخل رہنے کا سرٹیفکیٹ دے دیا۔

والد صاحب ۱۸ر مئی ۱۹۸۵ء کو فوت ہوئے۔ یہ ۲۷ر رمضان تھا۔ بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ والد صاحب سے کمال مغفرت کے سلوک فرمائے۔ اور انہیں حضرت المسیح الموعود علیہ السلام کے قدموں میں جگہ عطا فرمائے۔ اور ہمیں بھی ہمیشہ ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے عبادت اور ریاضت کی توفیق بخشے۔ اور ہر آن حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

اظہار تشکر اور درخواست دعا

مکرم غلام احمد عبید صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بھینسورا اپنی محکمانہ ترقی اور اپنے بیٹے عزیز اعجاز احمد سلمہ کی بنک میں تقرری کی خوشی میں بطور شکرانہ مختلف مدات میں یکصد روپے ادا کر کے قارئین سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کی محکمانہ ترقی اور عزیز کی ملازمت کو خیر و برکت کا موجب بنائے۔ اور اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

حاصلِ مطالعہ

مرسلہ: مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب برقؔ مبلغ سلسلہ علاقہ ...

(۱) حضرت اویس قرنیؓ کی شہادت بابت وفات مسیحؑ

"نقیب الاولیاء" صاحبزادہ محمد مستحسن صاحب فاروقی مدیر "آستانہ" وسجادہ نشین خانقاہ کلیمی دہلی کے افادات پر مشتمل کتاب "تاریخ الاولیاء" میں حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذکر میں لکھا ہے کہ جب حضرت عبد اللہ بن ربیعؓ نے عند الملاقات عرض کیا:-

"آپ مجھے کچھ نصیحت کیجئے۔ حضرت اویسؓ نے فرمایا ....

.... سوتے وقت موت کو اپنے سرہانے اور جاگتے وقت اپنی آنکھوں کے سامنے رکھو اور اس بات کو ذہن نشین کر لو کہ حضرت آدمؑ۔ ان کی بیوی حواؑ۔ حضرت نوحؑ۔ حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت موسیٰؑ۔ حضرت عیسیٰؑ اور وہ جن کے لئے کائنات معرض وجود میں آئی یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی ہے۔ خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیقؓ اور میرے دوست مکرم حضرت عمرؓ کا بھی انتقال ہو گیا ہے میں بھی وفات پانے والا ہوں اور تم بھی وفات پانے والے ہو۔ اس لئے تم بھی زاد آخرت جمع کرو اور میں بھی زاد آخرت جمع کرنا چاہتا ہوں۔" اس کے بعد حضرت اویس قرنیؓ "فی امان اللہ" کہہ کر روانہ ہو گئے۔"

(تاریخ الاولیاء صد ۱۴-۱۵ ناشر آستانہ بکڈپو پوسٹ بکس ۱۲۰۶ دہلی)

(۲) شیعہ مذہب کے معتقدات

غیر احمدیوں کے مستند عالم دین مولوی ابو الحسن علی ندوی صاحب (پیدائش ۱۹۱۴ء) اپنی کتاب "تاریخ دعوت و عزیمت" حصہ پنجم میں لکھتے ہیں:-

"اس کی (یعنی شیعہ فرقہ کی ناقل) حیثیت (ان لوگوں کی نظر میں جو اس مذہب کی تاریخ اس کے بنیادی عقائد اور اس کے دین کے تصور و فہم سے واقف تھے اور جنہوں نے براہ راست اس کی مستند کتابوں اور اصلی ماخذ کا مطالعہ کیا تھا) محض ایک اجتہادی اختلاف یا دائرۃ شریعت کے اندر ایک ذیلی فرقہ کی نہیں تھی بلکہ وہ اس فہم دین کے متوازی جس کی بنیاد کتاب و سنت منصب نبوت کی عظمت اور ختم نبوت کے عقیدہ پر تھی ایک مستقل فکر اور دینی تصور تھا اس کا کسی قدر اندازہ فرقہ اثنا عشریہ کے عقیدہ امامت سے ہو سکتا ہے جس کے نزدیک امامت نبوت کے ہم پلہ ہے، بلکہ بعض حیثیتوں سے اس سے بھی فائق ہے۔"

پھر اسی صفحہ کے حاشیہ میں فرماتے ہیں:-

"حال میں انقلاب ایران کے قائد روح اللہ خمینی صاحب جو "آیت اللہ العظمیٰ الامام الخمینی" کے نام سے مشہور ہیں، کی کتاب "الحکومۃ الاسلامیۃ" مطالعہ میں آئی اس میں صد ۵۲۔ پر "الولایۃ التکوینیۃ" کے عنوان سے یہ لکھنے کے بعد کہ آئمہ کو خلافت تکوینی حاصل ہوتی ہے اور اس عالم کے تمام ذرات ان کی حکومت و اقتدار کے تابع اور فرمانبردار ہوتے ہیں۔ حسب ذیل عبارت آئی ہے۔

وَاِنَّ مِنْ ضَرُوْرِیَّاتِ مَذْهَبِنَا اَنَّ لِاَئِمَّتِنَا مَقَامًا لَا یَبْلُغُهٗ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ وَبِمُوْجَبِ مَا لَدَیْنَا مِنَ الرِّوَایَاتِ وَالْاَحَادِیْثِ فَاِنَّ الرَّسُوْلَ الْاَعْظَمَ (ص) وَالْاَئِمَّةَ (ع) كَانُوْا قَبْلَ هٰذَا الْعَالَمِ اَنْوَارًا فَجَعَلَهُمُ اللّٰهُ بِعَرْشِهٖ مُحْدِقِیْنَ وَجَعَلَ لَهُمْ مِنَ الْمَنْزِلَةِ وَالزُّلْفٰى مَا لَا یَعْلَمُهٗ اِلَّا اللّٰهُ۔

(الحکومۃ الاسلامیۃ۔ کتاب خانہ بزرگ اسلامی۔ ایران)

ہمارے دین کے قطعی الثبوت مسائل میں سے یہ ہے کہ ہمارے اماموں کو وہ مقام حاصل ہے جس کو نہ کوئی مقرب فرشتہ پہنچ سکتا ہے نہ نبی جس کی بعثت ہوئی اور ہماری روایات اور احادیث کے بموجب رسول اعظم اور آئمہ (علیہم السلام) اس عالم سے پہلے انوار (روشنیاں) تھے اللہ نے ان کو اپنے عرش کا احاطہ کرنے والا بنا دیا اور ان کو ایسا مرتبہ اور قرب عطا فرمایا جس کا علم صرف اللہ کو ہے۔"

(تاریخ دعوت و عزیمت حصہ پنجم صد ۲۵۲ حاشیہ طبع اوّل ۱۹۸۴ء شائع کردہ مجلس تحقیقات و نشریات اسلام پوسٹ بکس ۱۱۹ لکھنؤ)

(۳) شیعہ مذہب کے کفر کی وجہ

مولانا عبد العلی فاروقی فاضل دیوبند ایم اے اپنی کتاب "تعارف مذہب شیعہ" میں رقمطراز ہیں:-

"مسلمانوں کے آپسی اتحاد کا شیعوں سے کوئی تعلق نہیں ہے اگر مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی اُمت کو ختم نبوت سے منکر ہونے کی بنا پر دائرہ اسلام سے خارج گردانا جا سکتا ہے تو خدائے علیم و خبیر کی ذات میں جہالت تلاش کرنے والوں، خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ٹھیک ان ہی کی صفات و اختیارات کی حامل ایک دو نہیں بلکہ پوری بارہ ہستیوں کے وجود کا عقیدہ رکھنے والوں اور خدا کی پاک و مقدس کتاب قرآن مجید پر ایمان نہ رکھنے والوں کو کیونکر مسلمان کہا جا سکتا ہے؟ اسلام کے نام لیوا تمام فرقوں میں صرف ایک شیعہ ہی ایسا فرقہ ہے جس کا مسلمانوں سے تمام بنیادی عقائد عبادات اور معاملات میں اختلاف ہے۔ اور کوئی بھی نقطۂ اتحاد مذہبی طور پر موجود نہیں ہے۔"

(کتاب مذکورہ صد طبع اوّل جنوری ۱۹۸۳ء شائع کردہ مکتبہ البدر کاکوری لکھنؤ ۲۲۷۱۰۷)

(۴) مسئلہ جہاد اور احمدیہ علم کلام

امام مہدی ہونے کا دعویٰ کرنے کے بعد خدا کے مامور نے مسئلہ جہاد کی تشریح کی اور فرمایا ہے:-

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال ∴ دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آ گیا مسیح جو دیں کا امام ہے ∴ دیں کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسماں سے نور خدا کا نزول ہے ∴ اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
کیوں بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر ∴ کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھول کر
فرما چکا ہے سید کونین مصطفےٰ ∴ عیسیٰ مسیح جنگوں کا کر دے گا التواء
(درثمین)

نیز فرمایا:-

"یاد رہے کہ مسئلہ جہاد کو جس طرح پر حال کے علماء نے جو مولوی کہلاتے ہیں سمجھ رکھا ہے اور جس طرح وہ عوام کے آگے اس مسئلہ کی صورت بیان کرتے ہیں ہرگز وہ صحیح نہیں اور اس کا نتیجہ بجز اس کے کچھ نہیں کہ وہ لوگ اپنے پُر جوش وعظوں سے عوام وحشی صفات کو ایک درندہ صفت بنا دیں اور میں یقیناً جانتا ہوں کہ جس قدر ایسے ناحق کے خون اُن نادان اور نفسانی انسانوں سے ہوتے ہیں کہ جو اس راز سے بے خبر ہیں کہ کیوں اور کس وجہ سے اسلام کو اپنے ابتدائی زمانہ میں لڑائیوں کی ضرورت پڑی تھی اُن سب کا گناہ اُن مولویوں کی گردن پر ہے کہ جو پوشیدہ طور پر ایسے مسئلے سکھاتے رہتے ہیں جن کا نتیجہ دردناک خونریزیاں ہیں۔ یہ لوگ جب حکام وقت کو ملتے ہیں تو اس قدر سلام کے لئے جھکتے ہیں کہ گویا سجدہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور جب اپنے ہم جنسوں کی مجلس میں بیٹھتے ہیں تو بار بار اصرار ان کا اسی بات پر ہوتا ہے کہ یہ ملک دار الحرب ہے اور اپنے دلوں میں جہاد کرنا فرض سمجھتے ہیں۔"

(رسالہ جہاد)

اس پر مخالف علماء نے بہت واویلا مچایا مگر جوں جوں دن گزرتے گئے حق اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ جلوہ گر ہوا اور باطل نے اپنی نحوستوں کے ساتھ راہ فرار اختیار کیا۔ اور شعوری طور پر یا لاشعوری طور پر علماء دین متین جہاد کی وہی تشریح کرنے پر مجبور ہوگئے جو امام الزمان علیہ السلام نے فرمائی تھی۔ اس کے ثبوت میں (۱) مولانا ابو الکلام آزاد سابق وزیر تعلیم بھارت (۲) مولانا حسین احمد مدنی (۱۸۷۶ء - ۱۹۵۷ء) (۳) مولانا شبلی نعمانی (۱۸۵۷-۱۹۱۴ء) (۴) مولانا سید سلیمان ندوی (۱۸۸۴ - ۱۹۵۳ء) (۵) مولانا ظفر علی خان آف زمیندار (۱۸۷۳ - ۱۹۵۶ء) (۶) خواجہ حسن نظامی دہلوی (۱۸۷۸-۱۹۵۵ء) (۷) جہاد فی الاسلام کے مصنف مولوی ابو الاعلیٰ مودودی (ولادت ۲۵ ستمبر ۱۹۰۳ وفات ۱۹۷۹ء) کے فتاویٰ اور تشریحات تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ ۱۱۸ تا صفحہ ۱۲۰ پر ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔

اب حال ہی میں روزنامہ اخبار "اقرا" کلکتہ مجریہ ۲۷ فروری ۱۹۸۷ء میں بابری مسجد کے تعلق سے ایک عالم دین کا "اسلام کا مقصد" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں لکھا ہے :-

"انگریزوں نے جہاد کے خلاف بہت پراپیگنڈا کیا تھا۔ ایک نبی بھی بھیجا تھا۔ (ے دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے۔ برق) جس نے جہاد کو منسوخ کرنے کا دعویٰ کیا تھا۔ اگرچہ ہم نے اس جھوٹے نبی کے پیروکاروں کو کافر قرار دے دیا ہے مگر ذہنی لحاظ سے ہم اس کے منسوخیٔ جہاد کے دعویٰ کو درست مان چکے ہیں۔ ہم نے جہاد کے بارہ میں سوچنا ہی چھوڑ دیا ہے۔"

(والفضل ما شہدت بہ الاعداء)

(۵) "تحریک مودودیت" سابق مفتیان دیوبند کی نظر میں

(۱) :- دارالعلوم دیوبند کے سابق مفتی محمد شفیع صاحب فرماتے ہیں :-

"........ نیز ان کے (مراد مولانا مودودی کے ناقل) عام لٹریچر کا مجموعی اثر بھی اس کے پڑھنے والوں پر بکثرت یہ محسوس ہوتا ہے کہ سلف صالحین پر مطلوب اعتقاد نہیں رہتا اور ہمارے نزدیک یہ اعتقاد ہی دین کی حفاظت کا بڑا حصار ہے۔ اس سے نکل جانے کے بعد پوری نیک "نیتی" اور "اخلاص" کے ساتھ بھی انسان نہایت غلط اور گمراہ کن راستوں پر پڑ سکتا ہے۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ ان کو "منکرین حدیث" "قادیانیوں" یا اباحت پسند لوگوں کی صف میں کھڑا کرنا بھی میرے لئے درست نہیں۔"

(بحوالہ تحریک مودودیت پر ایکسرے رپورٹ حصہ اوّل صفحہ ۲۷-۲۸) (ناشر کتاب مہذب برادران۔ آگرہ)

(مرتبہ۔ ابو الاصاف عبد القدوس رومی مجلی شہری مفتی شہر جامع مسجد آگرہ ع۳)

(۲) :- اسی طرح مولانا سید مہدی حسن صاحب سابق مفتی دار العلوم دیوبند فرماتے ہیں :-

"مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ لوگ جماعت اسلامی (مودودی جماعت) سے اجتناب اور دوری اختیار کریں۔ اس میں شرکت زہر قاتل ہے۔ اور مسلمانوں پر واجب ہے کہ لوگوں کو اس جماعت میں شرکت سے روکیں تاکہ گمراہ نہ ہوں اور اس جماعت کا ضرر اس کے نفع سے کہیں زیادہ ہے۔ پس تسامح اور سستی اور غفلت جائز نہیں اور ہر وہ شخص جو اس جماعت کی طرف لوگوں کو دعوت دے گا یا اس کی تائید کرے گا یا کسی قسم کی اعانت کرے گا گنہگار اور عاصی ہوگا اور معصیت کی طرف دعوت دینے والا شمار ہوگا بجائے اس کے کہ وہ ثواب کا متوقع رہے۔ اور اس جماعت کا کوئی آدمی اگر امامت کرے گا تو اس کے پیچھے نماز مکروہ ہوگی۔"

(بحوالہ ایضاً صفحہ ۴۳)

دفتر بدر سے خط و کتابت کرتے وقت اخبار کا خریداری نمبر ضرور لکھیں۔ مینیجر بدر

بنام آقا ایک خادم کا مکتوب

مکرم احسان الحق خان صاحب ایڈووکیٹ کوئٹہ (پاکستان) کے فرزند عزیز سلمان الحق خان متعلم ایم ایس سی جو مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کے قائد بھی تھے قریب دو ماہ قبل مچھ جھیل میں ڈوب رہے ایک احمدی خادم کو بچاتے ہوئے خود بھی غرقاب ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

مرحوم نے اپنی وفات سے چند روز قبل سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں درج ذیل مکتوب تحریر کیا تھا جسے وہ کسی وجہ سے حوالہ ڈاک نہ کر سکے۔ یہ خط موجودہ دور ابتلاء میں پاکستان کے احمدی خدام کے مخلصانہ دلی جذبات کی عکاسی کرتا ہے جسے ہم نوجوانان احمدیت کے افادہ نیز ازدیاد ایمان کے لئے درج ذیل کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ اس کا مطالعہ خدام احمدیت کے جذبۂ خدمت و ایثار کے لئے مہمیز کا کام دے گا۔ انشاء اللہ

اللہ تعالیٰ عزیز مرحوم کی مغفرت فرمائے، اُن کے جذبۂ خدمت و ایثار کو بپایۂ قبولیت جگہ دیتے ہوئے انہیں اپنے قرب میں بلندی درجات سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل و نعم البدل عطا کرے۔ آمین (ایڈیٹر)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ھو الناصر
بخدمت حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمتوں، برکتوں اور فضلوں کی لازوال بارش نازل فرماتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ حضور کا ہمیشہ، ہر لحظہ حافظ و ناصر ہو۔ اللہ تعالیٰ جہات دینیہ میں آگے سے آگے بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

یہ عاجز حضور پُر نور کی خدمت اقدس میں درد مندانہ دُعا کی درخواست کرتا ہے کہ حضور دُعا کریں اللہ تعالیٰ خاکسار کو دینی و دنیوی اُمور سے نوازے۔ اللہ تعالیٰ خاکسار کے والدین اور عزیز و اقارب کا ہر لحظہ حافظ و ناصر ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب بہن بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور سب کو دینی و دنیوی اُمور سے نوازتا رہے۔ خاکسار نے LAW اور M.Sc کا امتحان دے رکھا ہے۔ دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اعلیٰ نمبروں سے کامیابی عطا فرمائے۔ چھوٹے بھائی نے B.A کا امتحان دینا ہے۔ اس کیلئے بھی دُعا کی درخواست ہے ـــــ خاکسار کوئٹہ کی مجلس کا قائد ہے یہ ایک بہت اہم ذمہ داری ہے۔ ہمیشہ کوشش کرتا ہوں کہ زیادہ سے زیادہ وقت جماعت کو دے سکوں۔ ہماری جماعت کو اس وقت سب سے زیادہ ضرورت کسی ایسی عمارت کی ہے ..... جہاں ..... ہم اپنا پروگرام کر سکیں۔ حتیٰ کہ جمعہ کی نماز کے لئے بھی کوئی موزوں جگہ نہیں ہے۔ جب سے مسجد (احمدیہ) سیل ہوئی ہے بہت سی پریشانیاں بڑھ گئی ہیں۔ جو کوئی پروگرام ہوتا ہے وہ ہمارے گھر پر ہی ہوتا ہے۔ لیکن ایک چھوٹی سی بیٹھک میں سب لوگ اکٹھے نہیں ہو سکتے اس دفعہ کوئی حافظ اس لئے نہیں بلایا کیونکہ اُس کی رہائش کی کوئی معقول جگہ نہیں تھی۔ ان سب پریشانیوں کو دیکھتے ہوئے کوئٹہ کی جماعت کے لئے خاص دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب آزمائشوں اور تکلیفوں کو اپنے فضل سے دُور فرمائے اور کوئٹہ کی جماعت کو اس کا بہت بڑا اجر عطا فرمائے۔ (آمین)

خدام الاحمدیہ اپنی ہر کوشش کر رہی ہے کہ جو پروگرام ہو سکے وہ ضرور کرے۔ ہم اپنے اجلاسات حلقہ جات میں ہی کرتے ہیں کیونکہ ایک جگہ اکٹھے ہونے کی ہمارے پاس گنجائش نہیں ہے۔ اب ہماری مسجد کو سیل ہوئے پورا ایک سال ۹ مئی کو ہو جائے گا۔ رمضان المبارک شروع ہونے والا ہے اور عبادت کا جو لطف رمضان المبارک میں آتا ہے وہ کسی دوسرے مہینے میں نہیں آتا۔ دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رمضان فیصلہ کن رمضان ثابت کرے۔

آخر میں میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں جماعت کے زیادہ سے زیادہ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری جماعت کو پھر سے ایک جگہ اکٹھے ہونے کی توفیق بخشے۔ (آمین) والسلام

خاکسار ۔ حضور پُر نور کی خصوصی دُعاؤں کا محتاج حضور پُر نور کا ادنیٰ ترین خادم
سلمان الحق خان ولد احسان الحق خان ایڈووکیٹ
۳/۱ - فاطمہ جناح روڈ ـــ کوئٹہ ۔ مورخہ ۱۹۸۷-۰۵-۰۴

لجنہ اماء اللہ حیدرآباد و سکندرآباد کے زیر اہتمام

جلسہ یوم اُمہات کا کامیاب انعقاد

(رپورٹ مرسلہ محترمہ امۃ القدوس یاسمین صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سکندرآباد)

خدا تعالیٰ کا بے حد فضل و احسان ہے کہ مورخہ ۲۲/۸/۸۷ کو لجنہ اماء اللہ سکندرآباد و حیدرآباد کو مشترکہ طور پر محترمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی زیر صدارت احمدیہ جوبلی ہال حیدرآباد میں جلسہ یوم اُمہات منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جلسہ کا پروگرام محترمہ فرحت الدین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ سکندرآباد نے بڑی محنت اور کوشش سے مرتب کیا۔ اور بہنوں بچیوں نے بھی اس کے لئے پوری دلچسپی اور شوق سے تیاری کی فجزاھن اللہ احسن الجزاء۔

کارروائی کا آغاز عزیزہ منصورہ قانتہ صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ سب سے پہلے محترمہ فرحت الدین صاحبہ نے سپاسنامہ پیش کیا۔ بعدہٗ محترمہ آپا جان صاحبہ نے افتتاحی دُعا کروائی۔ ازاں بعد محترمہ محمودہ رشید صاحبہ نے حدیث نبویؐ پڑھ کر سنائی۔ محترمہ طاہرہ افتخار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک قیمتی مکتوب پڑھا اور بعدہٗ عزیزہ فہمیدہ بیگم نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے ارشادات پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ پیغام پڑھ کر سنایا جو حضور انور نے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے پہلے سالانہ اجتماع کے لئے ارسال فرمایا تھا۔ ازاں بعد عزیزہ رفیعہ پروین نے ترانہ ؎

دختران احمدیت یاد ہے اگلا جہاں
دورِ محمدؐ کی صحابیات کی قربانیاں

ترنم کے ساتھ پیش کیا۔ اس کے بعد پروگرام "وجودِ زن سے ہے تصویر کائنات میں رنگ" پیش کیا گیا۔ یہ دلچسپ پروگرام جو صحابہ کرام اور صحابیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ۱۳ ایمان افروز واقعات پر مشتمل تھا ۱۳ بچیوں نے پیش کیا۔

اس پروگرام کے بعد محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ نے نظم ؎

اے کاروانِ مہدیٔ دوراں کی بیٹیو
تم پر یقیناً روزِ خدا کا کرم ہے

خوش الحانی کے ساتھ پڑھی جس کے ساتھ ہی جلسہ کی پہلی نشست ختم ہوئی۔ اس کے بعد کھانے کا وقفہ ہوا۔ نماز ظہر و عصر ادا کی گئی۔ بہنوں نے اسٹال بھی لگائے تھے۔ جن سے استفادہ کیا گیا۔

جلسہ کی دوسری نشست ٹھیک ۳ بجے عزیزہ طیبہ صدیقہ کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔ سب سے پہلے ناصرات الاحمدیہ کی بچیوں نے اربعین الشفاء سے ۲۰ احادیث نبوی سنائیں۔ بعدہٗ محترمہ انیسہ صلاح الدین صاحبہ نے "قوم کی تعمیر میں ماں کا اہم کردار" کے عنوان پر تقریر کی۔ اس کے بعد محترمہ فوزیہ ظفر صاحبہ نے تقریر کی۔ ازاں بعد ناصرات الاحمدیہ کی بچیوں نے ترانہ ؎ "بڑھے جا رہے ہیں تیرا نام لے کر" پیش کیا۔ اس ترانہ کے بعد عزیزہ صالحہ عتیقہ نے "والدین کا احترام لازم ہے" کے عنوان پر تقریر کی۔ بعدہٗ محترمہ اختر سلطانہ شرقی صاحبہ نے بجا ر دل سے نظم ؎ "خدایا لطف کی ہم پہ نظر کر" پڑھی۔ اس کے بعد پروگرام کو دلچسپ بنانے کے لئے حیدرآباد و سکندرآباد کے مابین ذہنی آزمائش کا دلچسپ پروگرام ہوا۔ دونوں لجنات کی ٹیمیں برابر رہیں۔ محترمہ آپا جان صاحبہ نے دونوں ٹیموں کو اپنی طرف سے انعام عطا فرمایا۔

آخر میں محترمہ آپا جان صاحبہ نے خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے پروگرام سے متعلق خوشنودی کا اظہار کرنے کے بعد فرمایا کہ ہم نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کیا ہے۔ اور ہم پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا یہ احسان عظیم ہے کہ آپ نے ہم عورتوں کی ایک تنظیم بنائی۔ جس کے ذریعے عورتوں اور بچوں کی صحیح رنگ میں تربیت ہو سکے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے اور اپنی اولاد کے لئے دُعائیں کریں اور تربیت اولاد کے لئے ظاہری کوششوں کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد بھی طلب کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ اور صحابیات کے عملی نمونہ کو اپنائیں۔ اس ضمن میں آپ نے حضرت اُم المومنین سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی زندگی کے بہت سے ایمان افروز واقعات پیش کئے۔ اور احمدی ماؤں کو حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں اولاد کی صحیح تربیت کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

محترمہ آپا جان صاحبہ کے خطاب کے بعد محترمہ محمودہ رشید صاحبہ نے شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد اجتماعی دُعا کی گئی جس کے ساتھ ہی یہ بابرکت جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اجلاس میں احمدی مستورات اور بچیوں کی حاضری ۶۰۰ رہی۔ جلسہ میں ایک مقامی اسکول کی غیر احمدی ہیڈ مسٹریس اور ان کی ٹیچرس نیز ایک ہندو لڑکی نے بھی شرکت کی۔ سب نے پروگرام کو بے حد سراہا۔

جلسہ کے بعد مقامی سکول کی ہیڈ مسٹرس صاحبہ نے جو تاثرات لکھے وہ حسب ذیل ہیں۔

"ام ظہیر میموریل سکول کی معلمات مع صدر معلمہ آج کے جلسہ میں شرکت کی۔ بفضلہ تعالیٰ اپنے تصور سے بڑھ کر عمدہ پروگرام رہا۔ بہتر بات یہ تھی کہ لڑکیوں نے صحابیات کے حالات زندگی اور قربانیوں کے ساتھ ساتھ اپنے گھریلو ذمہ داریوں پر بھی روشنی ڈالی۔ اور تربیت اطفال و نونہالان کی اہمیت بتلائی۔ یہی وقت کا تقاضہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے اور بہتر قوم بنائے۔ آمین ثم آمین"

صدر معلمہ معہ اساتذہ
۲۲-۸-۸۷

اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہترین نتائج مترتب کرے اور احمدی ماؤں کو خلیفۂ وقت کے ارشادات کی روشنی میں اپنی اولاد کی صحیح تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

تبصرہ

محمدؐ خاتم النبیین ﷺ ــــ نذرانۂ درود و سلام

مخالفین احمدیت کی طرف سے ہمیشہ یہ بے بنیاد اور سراسر غلط الزام دہرایا جاتا ہے کہ بانیٔ جماعت احمدیہ نے نعوذ باللہ من ذالک خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے ہمسری کا دعویٰ کر کے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی ہے جبکہ خود مقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی اپنی تحریرات نہ صرف یہ کہ اس الزام کی کلیتاً تردید کرتی ہیں بلکہ ہر نیک طبع اور انصاف پسند کے سامنے آپؐ کو ایک ایسے عاشق صادق اور خادم رسولؐ کے طور پر پیش کرتی ہیں جس کی نظیر اُمت محمدیہ کی گذشتہ چودہ سو سالہ تاریخ میں کہیں نہیں ملتی۔ اپنے اس عاشقانہ اور خادمانہ مقام کی تعیین کرتے ہوئے خود آپ فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ میں اسلام کا عاشق اور جاں نثار غلام حضرت سید الانام کا ہوں" (آئینہ کمالات اسلام ص ۳۸۸ مطبوعہ ۱۸۹۳ء)

مخالفین احمدیت کی طرف سے عوام الناس میں پھیلائی جانے والی اس غلط فہمی کے ازالہ کے لئے مکرم بشیر الدین الہ دین صاحب حیدرآباد نے آج سے چند سال قبل خود حضور علیہ السلام ہی کی مقدس تحریرات میں بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں جا بجا پیش کئے گئے نذرانۂ درود و سلام کو یکجا کر کے انہیں باقساط بدر کے صفحات کی زینت بنانے کا مبارک سلسلہ شروع کیا تھا۔ جسے اب موصوف نے مناسب ترتیب، نظر ثانی اور اضافہ کے ساتھ خوبصورت کتابچہ کی صورت میں شائع فرمایا ہے جس کے لئے وہ خصوصی دُعا، شکریہ اور حوصلہ افزائی کے مستحق ہیں۔ ہمارے نزدیک موجودہ حالات میں اس کتابچہ کی بکثرت اشاعت یقیناً مفید ثابت ہوگی۔ فجزاہ اللہ خیراً۔ ۲۰×۳۰/۱۶ حجم کے ۴۶ صفحات پر مشتمل یہ کتابچہ لیمینیشن شدہ رنگین سرورق، سفید کاغذ اور عمدہ کتابت و طباعت کا بہترین مرقع ہے۔ جس کی قیمت فی نسخہ مع اخراجات ڈاک صرف ۶/- روپے رکھی گئی ہے۔ خواہشمند احباب اس پتہ پر خط و کتابت فرمائیں۔

A ۱۰-۸/۲۵-۶-۲۳۰ ہرنی باؤلی۔ حیدرآباد ۵۰۰۰۲۵ (آندھرا)

(ایڈیٹر)

پروگرام دورہ مکرم مولوی مظفر احمد صاحب عابد فاضل انسپکٹر بیت المال آمد

برائے علاقہ جنوبی ہند

جماعت ہائے احمدیہ صوبہ تامل ناڈ۔ کیرالہ۔ کرناٹک۔ مہاراشٹرا کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مورخہ ۳۱-۸-۸۷ سے انسپکٹر صاحب موصوف درج ذیل پروگرام کے مطابق بغرض پڑتال حسابات وصولی چندہ جات و تشخیص بجٹ ۸۸-۱۹۸۷ء دورہ کریں گے۔ عہدیداران جماعت و مبلغین حضرات سے کما حقہٗ تعاون کی درخواست ہے۔

ناظر بیت المال آمد

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۳۱-۸-۸۷
اٹارسی	۱-۹-۸۷	۱	۲
مدراس	۳	۳	۶
چیلا پالیم	۷	۱	۸
شنکرن کوئیل (ترچی)	۸	۱	۹
کوٹیار	۹	۱	۱۰
ٹوٹی کورین	۱۰	۱	۱۱
ستنان کولم	۱۱	۱	۱۲
میلا پالم	۱۲	۱	۱۳
کروناگاپلی / آڈری ناڈ	۱۳	۳	۱۶
کوئیلون	۱۶	۱	۱۷
آلپی	۱۷	۱	۱۸
ارناکولم / کوچین	۱۸	۲	۲۰
آلیرا پورم / مواٹو پوژہ	۲۰	۲	۲۲
پالگھاٹ	۲۲	۱	۲۳
کاوالشری / چیلاکرا	۲۳	۲	۲۵
کالیکٹ	۲۵	۱	۲۶
الانلور / منارگھاٹ	۲۶	۱	۲۷
مدریاکتی	۲۷	۱	۲۸
کیرولائی	۲۸	۱	۲۹
کانگولم	۲۹	۱	۳۰
وانیم بلم	۳۰	۱	۱-۱۰-۸۷

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
کالیکٹ	۱-۱۰-۸۷	۳	۴-۱۰-۸۷
کوڈیا تھور	۴	۱	۵
کالیکٹ	۵	۱	۶
کیننانور / کنڈلائی	۶	۲	۸
ٹیلی چیری	۸	۱	۹
کوڈالی پٹنور	۹	۲	۱۱
پینگاڈی	۱۱	۳	۱۴
موگرال	۱۴	۱	۱۵
مرکرہ	۱۵	۲	۱۷
منگلور	۱۷	۴	۲۱
شیموگہ	۲۱	۱	۲۲
شکاری پور / ساگر	۲۲	۱	۲۳
ہبلی	۲۳	۱	۲۴
لونڈہ / بلگام	۲۴	۱	۲۵
حادنت واڑی	۲۵	۲	۲۷
بلاری	۲۷	۱	۲۸
تیماپور	۲۸	۱	۲۹
دلیودرگ	۲۹	۱	۳۰
یادگیر	۳۰	۳	۲-۱۱
شاہ آباد	۲-۱۱	۱	۳
گلبرگہ	۳	۱	۴
عثمان آباد	۴	۱	۵
بمبئی	۵	۴	۹
قادیان	۱۱-۱۱-۸۷	-	-

ہفتہ قرآن مجید

مکرم عبدالغفار صاحب گنائی سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ بھدرواہ تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۵-۷-۸۷ تا ۱۱-۷-۸۷ حسب ہدایت نظارت دعوۃ و تبلیغ جماعت احمدیہ بھدرواہ نے "ہفتہ قرآن" منعقد کیا۔ ہر روز منعقدہ اجلاسات میں احباب جماعت نے شرکت کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مقررین نے قرآن مجید کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اور احباب کو قرآنی علوم سے بہرہ ور ہونے کی طرف توجہ دلائی۔

پروگرام دورہ مکرم عبدالوکیل صاحب انسپکٹر تحریک جدید

برائے صوبہ اڑیسہ، بہار

جماعت ہائے احمدیہ صوبہ بہار اور اڑیسہ کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ مکرم عبدالوکیل صاحب انسپکٹر تحریک جدید درج ذیل پروگرام کے مطابق بغرض پڑتال حسابات وصولی چندہ جات اور تشخیص بجٹ چندہ تحریک جدید دورہ کریں گے۔ عہدیداران جماعت و مبلغین و معلمین حضرات سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۵-۹-۸۷
سورو	۷-۹-۸۷	۳	۱۰
ہلدی پیڈا / بالاسور	۱۰	۱	۱۱
بھدرک	۱۱	۳	۱۴
کٹک	۱۴	۱	۱۵
چودوار	۱۵	۱	۱۶
کرڈاپلی	۱۶	۳	۱۹
پنکال	۱۹	۲	۲۱
کوٹ پلہ	۲۱	۱	۲۲
غنچہ پاڑہ	۲۲	۱	۲۳
کٹک	۲۳	۱	۲۴
سونگڑہ	۲۴	۳	۲۷
کیندراپاڑہ	۲۷	۱	۲۸
پارادیپ	۲۸	۱	۲۹
سرونیاگاؤں	۲۹	۱	۳۰
کٹک	۳۰	۲	۲-۱۰
خوردہ	۲-۱۰	½	[illegible]
نرگاؤں	[illegible]	۱	[illegible]
پانچگوڑہ	۴	۱	۵
سیاشمبہ	۵	½	۵
کیرنگ	۵	۴	۹

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
بھونیشور	۹-۱۰-۸۷	۳	۱۲-۱۰-۸۷
جانلہ	۱۲	½	۱۲
کٹک	۱۲	۱	۱۳
موسی بنی مائنز	۱۳	۳	۱۶
مہوبھنڈار	۱۶	۱	۱۷
جمشید پور	۱۷	۳	۲۰
رانچی	۲۰	۱	۲۱
گرنڈی	۲۱	۱	۲۲
بھاگلپور	۲۲	۳	۲۵
برہ پورہ	۲۵	۱	۲۶
پاکوڑ	۲۶	۱	۲۷
خانپور ملکی	۲۷	۳	[illegible]
بلہر	۳۰	۱	۳۱
بلاری	۳۱	۱	۱-۱۱
مونگھیر	۱-۱۱	۲	۳
پٹنہ	۳	۲	۵
مظفر پور	۵	۱	۶
موتی ہاری	۶	۱	۷
گیا	۷	۱	۸
اردل	۸	۱	۹
آرہ	۹	۱	۱۰
قادیان	-	-	-

احباب جماعتہائے احمدیہ بھارت توجہ فرماویں

امراء و صدر صاحبان اور سیکرٹریان مال کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدہ جات کی سو فیصد ادائیگی دسمبر ۱۹۸۷ء تک مکمل ہو جانی ضروری ہے۔ اس ارشاد کے مطابق جماعتوں کو اجتماعی و انفرادی وعدہ جات اور ان کی وصولی و بقائے کی تفاصیل بھجواتے ہوئے اپنے ذمہ بقایا رقوم کی جلد از جلد سو فیصد ادائیگی کے لئے درخواست کی جا رہی ہے۔ اگر کسی جماعت یا فرد جماعت کے پاس یہ اطلاع نہ پہنچی ہو تو ان کی طرف سے اطلاع آنے پر یہ تفصیل بھجوائی جا سکتی ہے۔ براہ مہربانی اس سلسلہ میں خط لکھتے وقت صاف الفاظ میں اپنا مکمل ایڈریس لکھا جائے۔ جماعتوں، تنظیموں، مبلغین و معلمین حضرات سے اس سلسلہ میں خصوصی تعاون کی درخواست کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین

ناظر بیت المال آمد قادیان

زعماء کرام انصار اللہ بھارت خاص توجہ فرمائیں

امسال دینی نصاب انصار اللہ کا امتحان انشاء اللہ ۲۰ ستمبر ۱۹۸۷ء بروز اتوار منعقد ہوگا

مہربانی کرکے امسال پچھلے سال کی نسبت زیادہ سے زیادہ تعداد میں اراکین کو اس دینی امتحان میں شامل کرنے کی کوشش فرمائیں۔ اس کے لئے بار بار یاد دہانی۔ درس و تدریس اور ہفتہ وار کلاس کا اہتمام کرکے امتحان کی تیاری کروائیں۔

انصار اللہ بھارت کی سہولت کے لئے ہر دو معیار کا نصاب مزید مختصر کر دیا گیا ہے تاکہ سب انصار آسانی سے شریک ہو کر جہاں اپنے علم کو بڑھا سکیں وہاں اپنی اگلی نسل کے لئے نیک نمونہ ٹھہریں۔ نصاب کی تفصیل درج ذیل :-

نصاب برائے معیار اوّل

۱- قرآن کریم :- دوسرا پارہ (سیقول) ربع اوّل۔

۲- حدیث شریف :- چالیس جواہر پارے (حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ)

۳- کتب سلسلہ :- رسالہ الوصیت مکمل (تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

۴- متفرق :- نماز با ترجمہ مع دعائے قنوت و دعائے جنازہ۔

نصاب برائے معیار دوئم (ناخواندہ انصار کے لئے)

۱- قرآن کریم :- پہلا پارہ (الٓمٓ) ربع اول۔

۲- حدیث شریف :- چالیس جواہر پارے ۷ احادیث تا ...

۳- کتب سلسلہ :- رسالہ الوصیت (نصف اوّل)

۴- نماز با ترجمہ و دعائے جنازہ۔

نوٹ :- معیار اول کا پرچہ تحریری ہوگا۔ جبکہ معیار دوئم کا امتحان زعماء کرام مقامی طور پر زبانی لے کر نتیجہ سے قیادت تعلیم مرکزیہ کو مطلع فرمائیں گے۔

— معیار دوئم کے زبانی امتحان کے لئے بھی پرچہ سوالات قیادت تعلیم ہی تیار کرکے بھجوائے گی۔

— مہربانی کرکے زعماء کرام وسط جولائی ۱۹۸۷ء تک اطلاع دیں کہ کتنے انصار معیار اول و دوئم میں شریک ہو رہے ہیں تاکہ ان کے مطابق پرچہ جات تیار کروا کر انہیں بھجوائے جا سکیں۔

اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ اراکین کو اس انتظام سے استفادہ کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

بدر کی توسیع اشاعت اور اعانت آپ کا اجتماعی فرض ہے — (منیجر)

ارشاد باری تعالیٰ :-

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ تم ایسی بات کیوں کہتے ہو جو تم نہیں کرتے۔

(طالب دعا)

آٹو ونگس

AUTOWINGS,
13- SANTHOME HIGH ROAD
MADRAS - 600004
PHONES { 76360 / 74350

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275479 / RESI. 273903 } CALCUTTA - 700073.

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰن

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید ہی ہے۔

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
CARDBOARD BOX MFG. CO. PHONE NO: 279203
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS
15, PRINCEP STREET CALCUTTA - 700072.

دو پیٹیاں اہار انجمن جسے نور ستارا ۔ نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے

رائچوری الیکٹریکلس الیکٹرک کنٹریکٹر

RAICHURI ELECTRICALS
(ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO-OP. HOUSE SOC.
PLOT NO. 6. GROUND FLOOR.
OLD CHAKALA, OPP. CIGARETTES FACTORY.
ANDHERI (EAST)
PHONES { OFFICE :- 6348179 / RESI :- 629389 } BOMBAY - 400099.

ھو الناصر ۔ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں معیاری سونا کے زیورات بنوانے اور خریدنے کے لئے تشریف لائیں!

الرؤف جیولرز

۱۴ خورشید کراتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد کراچی

(فون نمبر ۹۲ - ۲۷۶۰۱۶)

یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْٓ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

[تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے]

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس، بسٹ آکسٹ چیون ڈریسز - مدینہ میدان روڈ - بھدرک ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر: شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر 294

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

SK. GHULAM HADI & BROTHERS, READY MADE GARMENTS DEALERS.

CHANDAN BAZAR, BHADRAK, Distt. BALASORE (ORISSA)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

گُڈلک الیکٹرانکس	احمد الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)	کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی، اُوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس!

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے!" (کشتی نوح)

پیشکش:-

ROYAL AGENCY

PRINTERS, BOOKSELLERS & EDUCATIONAL SUPPLIERS.

CANNANORE - 670001, PHONE NO. 4478.

HEAD OFFICE P.O. PAYANGADI - 670303 (KERALA) PHONE No. 12

"پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

(پیشکش)

SAIRA Traders,

WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PVC. CHAPPALS.

SHOE MARKET, NAYAPUL, HYDERABAD - 500002.

PHONE NO - 522860.

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۱)

الائیڈ گلو پروڈکٹس

بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۴ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

(فون نمبر:- ۴۲۹۱۶)

"اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہے۔"

(کشتی نوح)

AIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:- آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب رنجیت ہوائی چپل، ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!